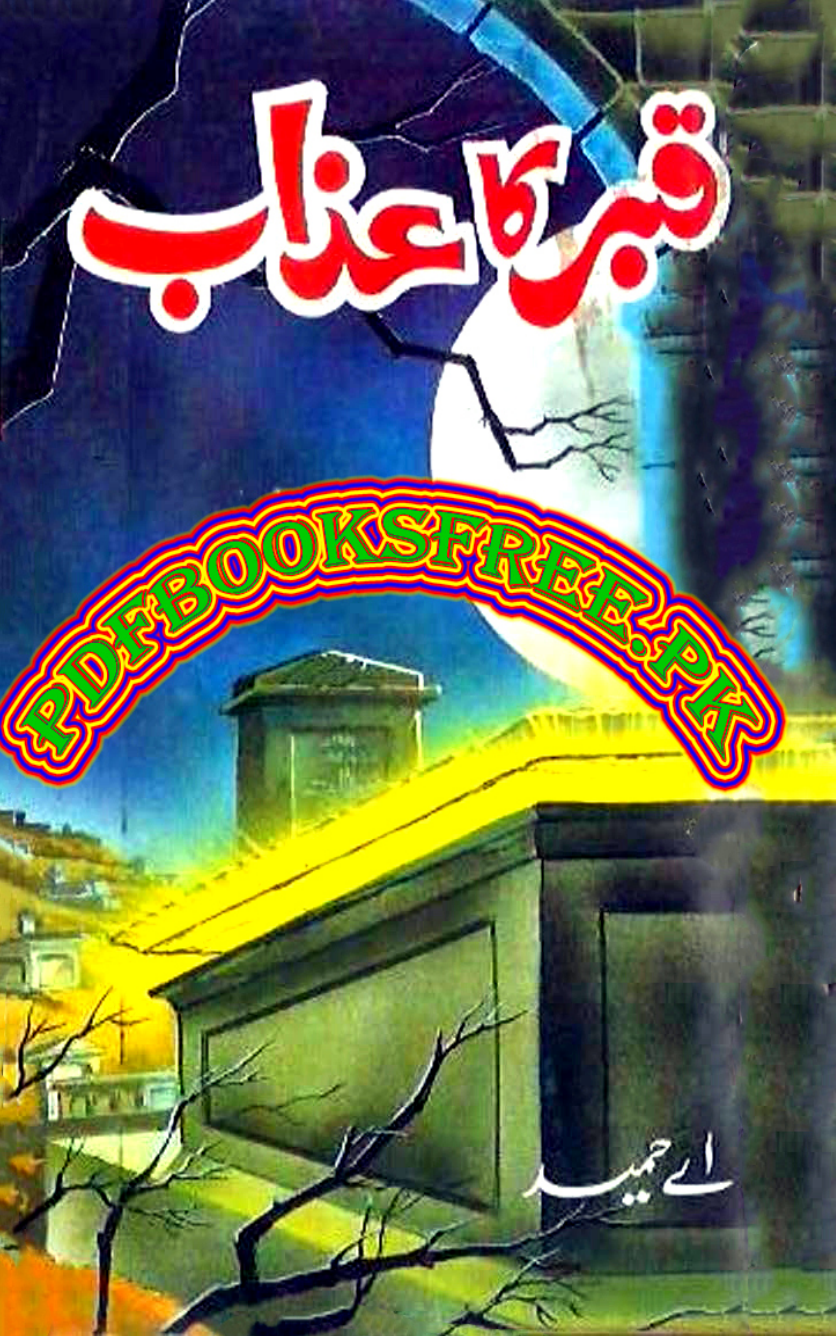
قبر کا عذاب
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا۔ کہانی نمبر 185

قبر کا عذاب

اے حمید

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ
لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق محفوظ ہیں

© فیروز سنز لاہور

بار اوّل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۹۳ء

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

مطبع ۔۔۔ فیروز سنز لاہور
غیر مجلد ۔۔۔ 969 0 01025 5

- جہاز ڈوب گیا
- ماریا پاکستان میں
- قبر کا عذاب
- مردہ لاشوں کا کنواں
- جوگی اور سانپ کی بدروح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہاز ڈوب گیا

سالوس جادوگر نے ناگ کو دیوار پر بنی ہوئی تصویر کے اندر پھینک دیا تھا جو ہوش میں آتے ہی اپنے آپ کو سمندر کے کنارے ریت پر پڑا ہوا دیکھتا ہے۔

ماریا اور ناگ جنوبی افریقہ کے اس ساحلی شہر میں کیٹی کی تلاش میں آئے تھے۔ عنبر، تھیوسانگ، جولی سانگ اور منشکالا بھی ان کے ساتھ ہیں۔ یہ لوگ جادونگری کی غار سے ذرا دور کھوپڑیوں والے درخت کے پاس بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ماریا اور ناگ کو غار میں کیٹی کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ماریا غار کے باہر ایک درخت پر بیٹھی رہی۔ ناگ غار میں چلا گیا جہاں سالوس نے بڑے جادوگر جوگرتھ کو قتل کر کے کیٹی کو بے ہوش کر کے اس پر ایک خاص طلسم پڑھ کر رکھا ہوا ہے۔ کیٹی کے اندر سالوس جادوگر نے مصری کاہن زمباکا کے دل کی راکھ بھی شامل کر دی ہے جس کی وجہ سے کیٹی کی خلائی طاقت میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے۔ جب اسے ہوش آئے گا تو وہ عنبر ناگ ماریا سب کو بھول چکی ہوگی۔ اس میں اتنی طاقت آ گئی ہوگی کہ مضبوط ترین قلعے کا دروازہ بھی اکھاڑ کر پھینک سکے گی۔

سالوس جادوگر کیٹی کی مدد سے ساری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بالکل مجبور نہ کیا اور جولی سانگ کو ساتھ لے کر غار کے دروازے کی طرف بڑھے۔ غار کا دروازہ سالوس جادوگر نے طلسم کے زور سے بند کر دیا تھا۔ تھیو سانگ ٹیلے کی دیوار کے ساتھ کان لگا لگا کر کچھ سننے کی کوشش کرنے لگا۔ ایک جگہ اس نے ہاتھ رکھ کر کہا۔

"یہاں سے راستہ اندر جاتا ہے۔"

عنبر نے اس جگہ زور سے اپنا ہاتھ مارا۔ عنبر کی زبردست طاقت سے دیوار میں شگاف پڑ گیا۔ اندر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ تھیو سانگ سب سے پہلے داخل ہوا۔ پیچھے جولی سانگ اور اس کے پیچھے عنبر تھا تاکہ جولی سانگ پر کوئی بلا وغیرہ حملہ نہ کر دے۔

دیوار کے گرتے ہی سالوس جادوگر کو فوراً پتہ چل گیا۔ اس نے آئینہ دیکھا۔ اس میں اسے ایک لڑکی اور دو آدمی نظر آئے جو پھونک پھونک کر قدم رکھتے غار میں چلے آ رہے تھے۔ سالوس جادوگر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس نے وہاں سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ تیزی سے اس کوٹھڑی میں آیا جہاں کیٹی بے ہوش پڑی تھی۔ دونوں ہاتھ کیٹی کے اوپر پھیلا کر اس نے ایک منتر پڑھ کر پھونکا۔ کیٹی غائب ہو گئی۔ اس کے

بعد سالوس جادوگر اس کوٹھڑی میں گیا جہاں مرتبان میں بے ہوش ماریا بند تھی۔ سالوس نے اسے بھی غائب کر دیا۔ اس کے بعد خود بھی غائب ہو گیا۔

عنبر، تھیو سانگ اور جولی سانگ نے غار کی ایک ایک کوٹھڑی دیکھ

ڈالی۔ انہیں ناگ اور ماریا کا کوئی سراغ نہ ملا۔ ان کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔ جولی سانگ نے کہا۔

"انہیں جادوگر نے کہیں غائب کر دیا ہے عنبر بھائی"

"ہاں" عنبر بولا۔ "مگر سوال یہ ہے کہ انہیں غائب کر کے کہاں پہنچایا گیا ہے۔"

عنبر نے تھیو سانگ کی طرف دیکھا۔ تھیو سانگ کو وہ سب عقلمند سمجھتے تھے۔ عنبر کا خیال تھا کہ وہ اپنے علم سے کام لے کر کچھ بتائے گا۔ مگر تھیو سانگ کی بھی کچھ سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"یہاں بڑے زبردست طلسم کا اثر ہے۔ میں ان کی لہریں محسوس کر رہا ہوں۔ اس سے پہلے کہ ہم پر کوئی آفت آئے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے۔"

عنبر نے کہا۔ "آفتیں تو ہم پر آتی ہی رہتی ہیں۔ تھیو سانگ! پہلے تسلی کر لیں کہ ناگ ماریا کسی جگہ موجود تو نہیں ہیں؟

تھیو سانگ نے کہا۔ "جہاں تک میری عقل کام کرتی ہے ان دونوں میں سے کوئی بھی یہاں نہیں ہے۔"

مایوس ہو کر عنبر تھیو سانگ اور جولی سانگ غار سے باہر آ گئے۔ جب وہ واپس کھوپڑیوں والے درخت کے قریب آئے تو دیکھا کہ مشکالا بھی وہاں سے جا چکی تھی۔ جولی سانگ بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مشکلا بھی چلی گئی۔ بے وقوف لڑکی۔ ہمارے بغیر اسے مشکل پیش آئے گی۔"

عنبر درخت سے لٹکتی ہوئی کھوپڑیوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ان میں سے ایک کھوپڑی کا جبڑا اچانک ہلنے لگا۔ پھر کھوپڑی نے کہا۔

"ناگ ماریا تمہیں ملک ایران میں ملیں گے۔ اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔"

کھوپڑی کی آواز سب نے سنی۔ تھیو سانگ کھوپڑی کے قریب گیا۔ کھوپڑی کا جبڑا ساکت ہو گیا تھا۔ وہ کہنے لگا۔

"یہ سب فراڈ لگتا ہے مجھے عنبر۔ ہمیں اس کھوپڑی کی آواز پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔"

عنبر مسکرانے لگا۔

"کھوپڑی کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے، اور پھر ناگ ماریا کی تلاش میں ہمیں کسی نہ کسی ملک کی طرف تو جانا ہی ہے۔ پھر کیوں نہ ایران کی طرف چلا جائے؟"

"عنبر ٹھیک کہتا ہے تھیو سانگ!" جولی سانگ نے عنبر کے خیال کی تائید کی۔ تھیو سانگ کندھے ہلاتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم لوگوں کا یہی فیصلہ ہے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

وہ تینوں جنگل میں سفر کرتے راتوں رات افریقہ کے ساحل پر آ گئے۔ یہاں سے وہ ایک بادبانی جہاز میں سوار ہوئے جو بصرہ کی طرف جا رہا تھا۔ ان کا ارادہ بصرے سے کسی قافلے کے ذریعہ ایران جانے کا تھا۔

دوسری طرف سالوس جادوگر بے ہوش کیٹی کو افریقہ کے جنگل سے دور سمندر کے درمیان ایک ایسے جزیرے میں لے گیا جہاں صرف چٹانیں ہی چٹانیں تھیں اور کوئی آبادی نہیں تھی۔ یہاں دن کے وقت بھی زہریلے سانپ، بچھو رینگتے پھرتے تھے۔ خوف کے مارے کوئی جانور بھی ادھر کا رخ نہیں کرتا تھا۔ یہاں ایک بہت بڑی چٹان کے اندر ایک قدرتی غار بنا ہوا تھا۔ سالوس جادوگر نے بے ہوش کیٹی کو پتھر کے چبوترے پر لٹا دیا اور خود ایک طرف آگ جلا کر منتر پڑھنے لگا۔ اسے دن گذرنے کا انتظار تھا۔ دن گذرتے ہی کیٹی کو ہوش آ جانا تھا۔ سالوس نے اس مرتبان کو جس میں بے ہوش ماریا بند تھی سمندر میں پھینک دیا تھا اور یہ بند مرتبان سمندری لہروں کے ساتھ بہتا چلا جا رہا تھا۔

جب شام ہو گئی تو کیٹی کو ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور چاروں طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کی تشویش کا کوئی اثر نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ سب کچھ بھول چکی تھی کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آئی ہے۔ جادوگر سالوس نے کیٹی کو گھور کر دیکھا۔ اور وہ خوش تھا کہ اس کی سب سے بڑی طاقت بیدار ہو گئی ہے۔ کیٹی نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں کہاں ہوں؟"

سالوس جادوگر نے کہا۔

"تم دنیا کے سب سے بڑے جادوگر اور اپنے آقا سالوس کے پاس ہو۔ میں نے تمہیں ایک زبردست طلسمی طاقت عطا کر دی ہے۔ ہم اس طاقت کے استعمال سے ساری دنیا پر حکومت کر سکیں گے۔ تم دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کی ملکہ ہو گی کیا تم خوش نہیں ہو یہ سن کر؟"

کیٹی کی تو ساری کی ساری یادداشت گم ہو چکی تھی۔ اس نے ساری دنیا کی ملکہ بننے کا سنا تو بڑی خوش ہوئی۔ کہنے لگی۔

"ہاں! میں بڑی خوش ہوں۔ میں کب ملکہ بنوں گی؟"

سالوس بولا۔ "زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ ساری دنیا پر حکومت کرنے کا میرا خواب پورا ہونے والا ہے۔ اٹھو! میرے ساتھ آؤ"

کیٹی ایک ایسی عورت کی طرح جس پر کسی طلسم کا اثر ہو چبوترے پر سے اٹھی اور سالوس کے ساتھ چلتی غار سے باہر آ گئی۔ باہر سمندر کی لہریں چٹانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ سالوس جادوگر نے اپنا سارا منصوبہ پہلے سے سوچ رکھا تھا۔ اس کی منزل ملک ایران تھی۔ ان دنوں ایران پر آگ کی

پوجا کرنے والوں کی حکومت تھی اور ایران کی سلطنت بڑی طاقتور کہی جاتی تھی۔ سالوس جادوگر اس ملک کو اپنا دارالحکومت بنا کر ساری دنیا کے ملکوں پر حکومت کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کیٹی پر منتر پڑھ کر پھونکا۔ وہ سکڑ کر بالکل چھوٹی سی ہو گئی۔ سالوس نے اسے اپنے تھیلے میں ڈالا اور غائب ہو گیا۔

ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں سالوس ایران پہنچ گیا۔ وہ شہر میں شاہی محل اور قلعے کے پاس ہی ایک پہاڑی پر نمودار ہوا تھا۔ اس نے تھیلے میں سے کیٹی کو باہر نکالا اور کہا۔

"وہ سامنے محل ہے۔ اس محل میں ایک آتش پرست بادشاہ تخت پر بیٹھا ہے۔ سب سے پہلے اس آگ کے پجاری بادشاہ کو جا کر قتل کرو۔ اس کے بعد میں جیسے جیسے تمہیں ہدایت کروں ویسے ہی کرتی چلی جاؤ۔"

کیٹی پھر سے پوری عورت جتنی ہو گئی۔ اس نے کہا۔

"تم جو کہو گے میں وہی کروں گی"

اور کیٹی غائب ہو گئی۔ سالوس نے طلسمی آئینہ گلے سے اتار کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اس میں بادشاہ کے دربار کا عکس نظر آ رہا تھا۔ بادشاہ تخت پر بیٹھا وزیر سے کوئی بات کر رہا تھا۔ درباری ادب سے بیٹھے تھے۔ اتنے میں اچانک کیٹی بادشاہ کے سامنے ظاہر ہو گئی۔ سب لوگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیرت سے اسے دیکھنے لگے کہ یہ عورت کہاں سے آ گئی ہے۔ کیٹی کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ وہ بادشاہ کے تخت کی طرف بڑھی۔ ایکدم سے درباری اور سپاہی اس کو پکڑنے کے لئے لپکے۔ مگر کیٹی نے ایک ہاتھ سے ان سب کو پچاس فٹ دور گرا دیا۔ کیٹی میں بے پناہ طاقت آ چکی تھی۔ بادشاہ بڑے سکون کے ساتھ تخت پر بیٹھا رہا۔ یہ بادشاہ اگرچہ آتش پرست تھا مگر بڑا پرہیزگار، انصاف پسند اور رعایا کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا۔ اس کی اس نیکی سے خوش ہو کر دیوتاؤں نے اس کے حق میں دعا کر رکھی تھی کہ وہ سو برس کا بوڑھا ہو کر یعنی اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر مرے گا۔ اس سے پہلے وہ کسی بھی حادثے کا شکار نہیں ہو گا۔

کیٹی تلوار لئے بادشاہ کے پاس آ گئی۔ اس نے پوری طاقت سے اپنی تلوار بادشاہ کی گردن پر ماری۔ تلوار دو ٹکڑے ہو گئی بادشاہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ سالوس جادوگر نے جب آئینے میں یہ منظر دیکھا تو ششدر ہو کر رہ گیا۔ اسے پانسہ الٹا محسوس ہوا۔ اس نے جھٹ ایک طاقتور اور خطرناک منتر پڑھ کر کیٹی پر پھونکا۔ کیٹی کو اپنے اندر ایک نئی طاقت محسوس ہوئی۔ اس نے ہاتھ بلند کیا تو اس کے ہاتھ میں تیکھی نوک والا فولادی نیزہ آ گیا۔ کیٹی نے سالوس کے حکم سے نیزہ پوری طاقت کے ساتھ بادشاہ کے سینے کی طرف پھینکا۔ نیزہ بھی بادشاہ کے جسم سے ٹکرا کر نیچے گر پڑا۔ سالوس جادوگر سمجھ گیا کہ بادشاہ کے پاس کوئی زبردست طلسمی طاقت ہے جو اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ تیسری بار جب کیٹی نے خنجر سے بادشاہ پر

حملہ کیا تو بادشاہ نے کیٹی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہاتھ کا پکڑنا تھا کہ بادشاہ کی دیانت داری، ایمانداری، نیکی اور رعایا سے محبت اور انصاف کرنے کی طاقت سے کیٹی پر کیا ہوا طلسم ایکدم ختم ہو گیا۔ کیٹی نے حیرانی سے ادھر ادھر دیکھا اور بولی۔

"میں کہاں ہوں؟ یہ میں کیا کر رہی تھی؟"

بادشاہ مسکرایا۔ وہ پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس لڑکی پر طلسم کر کے اس کے دشمنوں نے بھیجا ہے تاکہ بادشاہ کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لیا جائے۔ سارے درباری خوش ہو کر مبارک بادیاں دینے لگے۔ بادشاہ نے کیٹی سے کہا۔

"تم پر کسی نے جادو کر رکھا تھا۔ اب جادو زائل ہو گیا ہے اور تم اپنی اصلی حالت پر واپس آ گئی ہو۔ اب تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم پر کس نے جادو کیا تھا؟"

کیٹی نے ساری داستان بادشاہ کو سنا دی۔ بادشاہ یہ سن کر بڑا حیران ہوا کہ یہ خلائی لڑکی ہے اور اپنے دوستوں عنبر، ناگ، ماریا، تھیوسانگ اور جولی سانگ کے ساتھ ہزاروں سال تاریخ کا سفر کر رہی ہے۔ اسے یقین نہ آیا۔ بادشاہ یہی سمجھا کہ ابھی تک اس لڑکی کیٹی پر جادو کا اثر باقی ہے۔ اسی وجہ سے وہ بہکی بہکی باتیں کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میں ہزاروں سال سے سفر کر رہی ہوں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ کیٹی کو شاہی مہمان خانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں عزت و احترام سے رکھا جائے۔ کنیزیں کیٹی کو لے کر شاہی مہمان خانے کی طرف چل دیں۔

سالوس جادوگر تو پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ اس کے سب سے طاقتور جادو کو بادشاہ نے شکست دے دی تھی اور اسے بے بس کر دیا تھا۔ آدمی چونکہ چالاک تھا۔ سمجھ گیا کہ بادشاہ کے پاس جو طاقت ہے وہ اس کا مقابلہ طلسم سے نہیں کر سکتا۔ اسے کوئی دوسرا طریقہ سوچنا پڑے گا۔ چنانچہ سالوس جادوگر نے ایک فقیر کا بھیس بدلا اور اسی شہر میں ایک سرائے کے باہر ڈیرا لگا دیا اور وقت کا انتظار کرنے لگا کہ جب وہ کوئی سازش کر کے بادشاہ کے تخت پر قبضہ کر سکے۔

دوسری طرف عنبر، تھیو سانگ اور جولی سانگ بھی سمندری جہاز کے ذریعے سفر کرتے ملک ایران کی طرف چلے آ رہے تھے۔ جبکہ ماریا جس مرتبان میں بند تھی سمندر کی لہروں نے اسے بہت دور پہنچا دیا تھا۔ مرتبان کے اندر ماریا بے ہوشی کی حالت میں پڑی تھی۔ اسے کوئی خبر نہیں تھی کہ مرتبان سمندر کی موجوں پر تیرتا اسے کہاں سے کہاں لے جا رہا ہے۔ سمندر میں اگر کوئی بند بوتل یا تیرتے رہنے والی شے پھینکی جائے تو سمندر ایک نہ ایک دن اسے کسی نہ کسی ساحل پر پھینک دیتا ہے۔ چنانچہ ماریا کا مرتبان بھی ایک روز سمندر کے ساحل کے ساتھ جا لگا۔

اس وقت سمندر میں بحری ڈاکوؤں کا ایک بادبانی جہاز بھی لنگر ڈالے کھڑا تھا اور بحری ڈاکو کشتیوں میں سوار ہو کر ساحل کی بستی کو لوٹنے

اور وہاں قتل عام کرنے جا رہے تھے۔ جب وہ ساحل پر اترے تو ایک بحری ڈاکو کی نظر مرتبان پر پڑی۔ اس نے اسے کھول کر دیکھا۔ مرتبان اسے خالی نظر آیا۔ حالانکہ اندر ماریا بے ہوش پڑی تھی۔ مگر وہ غیبی حالت میں تھی اور ڈاکو اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے غصے میں تلوار مار کر مرتبان کو توڑ دیا۔ اور دوسرے بحری قزاقوں کے ساتھ شور مچاتا، نعرے لگاتا، تلوار لہراتا بستی میں لوٹ مار مچانے چل دیا۔ یہ کوئی پچاس ساٹھ کے قریب بحری ڈاکو تھے۔ ان کا یہی طریقہ ہوتا تھا کہ وہ کسی ساحل پر ٹھہرتے۔ قریبی بستی پر حملہ کر کے وہاں لوٹ مار کرتے۔ آدمیوں، عورتوں، بچوں کو بے دریغ قتل کرتے اور مال و اسباب لوٹ کر اپنے جہاز پر لے جاتے۔ یہ لوگ بڑے ظالم اور سنگ دل ہوتے تھے۔ رحم کرنا بالکل نہیں جانتے تھے۔ انسانوں کو قتل کر کے خوش ہوتے تھے۔ مگر قدرت کے نظام میں انسان کو اس کے اچھے یا برے اعمال کی جزا اور سزا ضرور مل کر رہتی ہے چنانچہ ایک نہ ایک دن بحری ڈاکو بھی بیدردی سے قتل کر دیئے جاتے تھے۔

جونہی مرتبان ٹوٹا اور سمندر کی تازہ ہوا ماریا کو لگی اسے ہوش آ گیا۔

کیا دیکھتی ہے کہ وہ ساحل سمندر پر پڑی ہے۔ سامنے سمندر میں ایک بادبانی جہاز لنگر انداز ہے جس کے مستول پر ہڈیوں اور کھوپڑی والا کالا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ فوراً سمجھ گئی کہ یہ بحری ڈاکوؤں کا جہاز ہے اور وہ اس علاقے میں یا کوئی خزانہ دفن کرنے یا لوٹ مار کرنے آئے ہوئے ہیں۔ عنبر ناگ کے ساتھ اپنے ہزاروں سالہ سفر کے دوران ماریا نے کئی بحری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈاکوؤں کو لوگوں پر ظلم کرتے دیکھا تھا اور ان کا عبرت ناک انجام بھی دیکھا تھا۔ ماریا نے سب سے پہلے فضا کو سونگھا۔ اسے فضا میں عنبر ناگ، جولی سانگ اور تھیو سانگ میں سے کسی کی بھی خوشبو محسوس نہ ہوئی۔ وہ سمجھ گئی کہ جب وہ جادوگر سالوس کے غار میں داخل ہوئی تھی تو اس پر سالوس نے جادو کر کے بے ہوش کر دیا تھا اور عنبر ناگ، جولی سانگ، تھیو سانگ سے وہ بچھڑ چکی ہے۔ اب اس کی قسمت میں جو حادثات اور واقعات لکھے گئے ہیں ان پر سے گزر کر ہی وہ اپنے دوستوں سے دوبارہ ملاقات کر سکے گی۔ ابھی تو بستی کے مظلوم بے گناہ لوگوں کو بحری ڈاکوؤں کے قتل عام سے بچانا اس کا فرض ہے۔

دل میں یہ ارادہ کر کے ماریا تیزی سے فضا میں بلند ہوئی اور بستی کے اوپر آ گئی۔ بحری ڈاکو تلواریں لہراتے نعرے لگاتے کھیتوں میں سے بستی کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ بستی کے لوگ مکانوں کے دروازے بند کر کے سہم کر بیٹھ گئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ان بحری ڈاکوؤں سے اب انہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ ماریا نے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اس نے دیکھا کہ ڈاکوؤں کا کپتان سب سے آگے آگے دوڑا چلا آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ماریا لپک کر کپتان کے اوپر پہنچ گئی۔ اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ماریا نے ڈاکوؤں کے کپتان کی گردن پر پیچھے سے مکا مارا۔ کپتان منہ کے بل آگے کو گرا۔ اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر کھیت میں گر پڑی۔ ماریا نے تلوار اٹھائی اور سردار کا سر کاٹ کر اسے

ڈاکوؤں کے آگے پھینک دیا۔ اپنے کپتان کا کٹا ہوا سر دیکھ کر بحری ڈاکوؤں پر دہشت چھا گئی۔ ان کے قدم وہیں رک گئے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کپتان کی گردن کس نے کاٹی؟ جبکہ وہاں کوئی غیر آدمی نہیں تھا۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ماریا نے تلوار کے اوپر تلے دو ہاتھ مار کر دوسرے دو ڈاکوؤں کی بھی گردنیں کاٹ ڈالیں۔ اب تو ڈاکوؤں میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ وہ گھبرا کر، دہشت کھا کر پیچھے کو دوڑ پڑے۔ ماریا ان کے اوپر اڑتی ان کے ساتھ جا رہی تھی۔ وہ اس انتظار میں تھی کہ یہ سنگدل، انسان دشمن ڈاکو جہاز میں سوار ہو جائیں۔

ڈاکوؤں میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ وہ جلدی جلدی کشتیوں کو چلاتے جہاز پر پہنچے۔ جہاز کے بادبان کھولے۔ لنگر اٹھایا اور بادبانوں میں ہوا بھرتے ہی جہاز ایک طرف سمندر میں چل پڑا۔ جب جہاز ساحل سے کافی دور کھلے اور گہرے سمندر میں پہنچ گیا تو ماریا نے جہاز کے سب سے بڑے بادبان کے مستول یعنی لکڑی کے اس بہت بڑے اور اونچے کھمبے کو جس کے ساتھ بادبان بندھا ہوا تھا توڑ دیا۔ بادبان کا مستول ایک کڑاکے کے ساتھ ٹوٹا اور دھماکے کے ساتھ جہاز پر گر پڑا۔ اس کے گرتے ہی جہاز درمیان سے ٹوٹ گیا۔ جہاز میں بھگدڑ مچ گئی۔ ڈاکو ادھر ادھر جان بچانے کے لئے بھاگنے لگے، کیونکہ ماریا نے دوسرا مستول بھی توڑ دیا تھا۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور بادبانوں کے مستول اپنے آپ کیسے ٹوٹ رہے ہیں جبکہ سمندر میں کوئی طوفان بھی نہیں ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا ان ظالم لوگوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتی تھی تاکہ کم از کم یہ ڈاکو آئندہ کسی بے گناہ انسان کی جان نہ لے سکیں۔ ماریا جہاز کے قریب آگئی۔ جہاز بری طرح ڈولنے لگا تھا۔ ماریا تیزی سے ہوا کے جھونکے کی طرح جہاز کے نیچے باورچی خانے میں گھس گئی جہاں چولہے میں آگ جلتی چھوڑ کر لوگ اوپر بھاگ گئے تھے۔ ماریا نے پاس ہی رکھی سوکھی لکڑیوں کو آگ لگا دی۔ آگ تیزی سے پھیلنے لگی، کیونکہ وہاں آگ بجھانے والا کوئی نہیں تھا۔ ماریا جہاز سے باہر آگئی۔ جہاز سے پچاس ساٹھ فٹ کے فاصلے پر ہوا میں کھڑی ہو کر وہ جہاز ڈوبنے کا منظر دیکھنے لگی۔ کچن کی آگ بہت جلد ساتھ والے لکڑی کے کیبن تک پہنچ گئی۔ اس کیبن میں بارود کے بڑے ڈرم پڑے تھے۔ جب آگ ان تک پہنچی تو وہ ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گئے۔ ماریا نے دیکھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور جہاز دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ بحری ڈاکوؤں نے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں۔ مگر یہ سمندر خونخوار شارک مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا۔ شارک مچھلیوں کو بڑی عمدہ انسانی غذا ملی تو وہ ہجوم در ہجوم وہاں آگئیں اور بحری ڈاکوؤں کی تکا بوٹی کرنے لگیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے جہاز سمندر میں ڈوب گیا اور بحری ڈاکوؤں کی چیخیں بھی ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئیں۔

ماریا پاکستان میں

ماریا پہلے واپس ساحل سمندر کی طرف آنے لگی۔

پھر اس نے سوچا کہ واپس جانے کی بجائے آگے چلنا چاہئے۔ دیکھنا چاہئے کہ آگے سمندر کی دوسری طرف کونسا ملک آتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں عنبر، ناگ، تھیو سانگ اور جولی سانگ سے ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ وہ سمندر کے اوپر جنوب کی طرف پرواز کرنے لگی۔

دوسری طرف عنبر، تھیو سانگ اور جولی سانگ کا جہاز وہاں سے دور ایک سمندر میں ایران کی طرف سفر کر رہا تھا۔ اس ایران کی جانب، جس کے ایک شہر میں کیٹی شاہی مہمان خانے میں رہ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ آگے جانے کی بجائے اسے وہیں رہ کر کچھ دن انتظار کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے۔ عنبر، ناگ، ماریا اور دوسرے ساتھیوں سے وہیں ملاقات ہو جائے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ عنبر، تھیو سانگ اور جولی سانگ کا جہاز بصرے پہنچ گیا تو وہ وہاں سے ایک قافلے کے ساتھ شامل ہو کر ایران کی طرف روانہ ہو گئے۔ ایران کے دارالحکومت میں پہنچتے ہی انہیں کیٹی کی خوشبو آئی تو وہ بڑے خوش ہوئے۔ عنبر نے کہا۔

"کیٹی اسی شہر میں کہیں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جولی سانگ بولی۔ "میں اس کی تلاش میں جاتی ہوں۔ آپ لوگ کارواں سرائے میں میرا انتظار کریں۔"

جولی سانگ بھی خلائی لڑکی تھی اور اس کے پاس بھی ایک ایسی خلائی طاقت تھی جس کو استعمال میں لاتے ہوئے وہ اپنے خون کا رنگ اس طرح بدل لیتی تھی کہ وہ دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی تھی۔ وہ کسی کو نظر نہیں آ سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا خون ایسی خلائی رنگت اختیار کر جاتا تھا جو زمین کی مخلوق کو نظر نہیں آتا تھا۔

جولی سانگ نے کارواں سرائے سے نکلتے ہی اپنے خون کا رنگ بدل لیا اور نظروں سے غائب ہو گئی۔ وہ کیٹی کی خوشبو کا تعاقب کرتی شاہی محل کے مہمان خانے میں پہنچ گئی۔ اور کیٹی نے جولی سانگ کی خوشبو محسوس کی تو مہمان خانے کے دالان میں آ گئی۔ جولی سانگ نے اسی وقت اپنے خون کا رنگ زمینی مخلوق کے خون کے رنگ جیسا کر لیا اور کیٹی نے اسے دیکھ لیا۔ دونوں سہیلیاں ایک دوسرے کے گلے لگ کر ملیں۔ کیٹی نے عنبر اور تھیو سانگ کو بھی شاہی مہمان خانے میں بلوا لیا۔ انہیں بادشاہ سے ملوایا۔ بادشاہ کو ان کی خفیہ طاقتوں کے بارے میں کچھ نہ بتایا گیا۔ بادشاہ نے عنبر سے پوچھا۔

"کیا تم لوگ واقعی پانچ ہزار سال سے زندہ ہو؟"

عنبر نے کہا۔ "اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ بات ہم کسی کو نہیں بتاتے۔ لیکن کیٹی نے آپ کو بتا دی ہے تو یقین کریں کہ

ہم آپ کے پیدا ہونے سے پہلے بھی زندہ تھے اور آپ کی وفات بلکہ آپ کی اولادوں کی اولادوں کی وفات کے بعد بھی زندہ رہیں گے۔ کیونکہ خدا کی یہی مرضی ہے کہ ہم ابھی زندہ رہیں یہ سب کچھ خدا کی مرضی اور اس کے حکم سے ہو رہا ہے۔"

بادشاہ کے ساتھ اس کا وزیر بھی تھا۔ وزیر نے پوچھا۔

"تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم لوگ پانچ ہزار سال سے زندہ ہو؟"

عنبر نے جواب دیا۔ "اس کا ثبوت تو ہم تمہیں ایک ہی طریقے سے دے سکتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ کم از کم پچاس برس تک زندہ رہو۔ پھر تم دیکھو گے کہ تم بوڑھے کھوسٹ ہو گے اور ہم اسی طرح جوان اور تر و تازہ ہوں گے۔ لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر اتفاق سے اپنے سفر اور سیاحت کے دوران اگر ہمارا کبھی تمہارے ملک ایران سے گذر ہوا اور تم اگر زندہ ہوئے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ ہم آج ہی کی طرح جوان ہوں گے اور تم بوڑھے ہو گئے ہو گے۔"

بادشاہ نے وزیر کی طرف دیکھا اور کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے ان نوجوانوں کی بات کا یقین ہے۔ یہ بھی خدا کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔ اگر خدا چاہے تو جب تک اس کی مرضی ہو کسی انسان کو زندہ رکھ سکتا ہے۔"

وزیر کہنے لگا۔ "بادشاہ سلامت! لیکن کوئی تو ایسی نشانی ان کے پاس ہونی چاہئے کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ یہ لوگ عام لوگوں سے مختلف ہیں۔"

اس پر عنبر نے کہا۔

"ہم میں سے ہر ایک کے پاس کوئی نہ کوئی زبردست طاقت ہے۔ میرے پاس یہ طاقت ہے کہ میں اس وقت خدا کی مرضی سے دنیا کا طاقتور ترین انسان ہوں۔"

وزیر مسکرایا۔ کہنے لگا۔ "اس کا امتحان تو ابھی ہو سکتا ہے۔"

اس نے بادشاہ کی اجازت سے حکم دیا کہ شاہی محل کے باغ میں سات ہاتھی لائے جائیں۔ اسی وقت حکم کی تعمیل ہو گئی۔ کیٹی، جولی سانگ، تھیو سانگ اور عنبر باغ میں آ گئے۔ وہاں سات ہاتھی موجود تھے اور جھوم رہے تھے۔ یہ بڑے بڑے کٹے دیو ہیکل ہاتھی تھے۔ محل کے درباری اور دوسرے لوگ بھی یہ انوکھا تماشا دیکھنے کے لئے وہاں آ گئے۔ بادشاہ کے لئے تخت بچھا دیا گیا۔ وزیر نے عنبر سے کہا۔

"اگر تم کہتے ہو کہ تم دنیا کے سب سے زیادہ طاقتور انسان ہو تو ان ہاتھیوں میں سے کسی ایک ہاتھی کا صرف ایک پاؤں ہی اٹھا کر دکھا دو۔"

عنبر نے تھیو سانگ کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔ کہنے لگا۔

"وزیر صاحب! یہ تو بڑی معمولی بات ہے۔ میرا خیال تھا خدا جانے آپ مجھے کس امتحان میں ڈالنے والے ہیں۔ ہاتھی کا پاؤں کیا میں آپ کو پورے کا پورا ہاتھی بلکہ دو ہاتھی اٹھا کر دکھا دیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عنبر دو ہاتھیوں کے درمیان جا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ایک ہاتھ ایک ہاتھی کے پیٹ کے نیچے اور دوسرا ہاتھ دوسرے ہاتھی کے پیٹ کے نیچے ڈالا اور اتنے آرام سے انہیں زمین سے اوپر اٹھا لیا جیسے اس کے ہاتھوں میں دو ہاتھی نہ ہوں بلکہ دو گیند پکڑے ہوئے ہوں۔ لوگوں پر خوف طاری ہو گیا۔ سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ وزیر بھی حیران ہو گیا۔ عنبر نے دونوں ہاتھی ابھی تک اپنی ہتھیلیوں سے اوپر اٹھائے ہوئے تھے۔ اسے ذرا بھی بوجھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیوں وزیر صاحب۔ اگر آپ کہیں تو میں یہ ہاتھی آپ کے گھر تک چھوڑ آؤں۔"

وزیر نے گھبرا کر کہا۔ "نہیں نہیں بھائی۔ اس کی ضرورت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ آپ دنیا کے طاقتور ترین انسان ہیں۔ "

عنبر نے دونوں ہاتھی زمین پر اتار دیئے اور بڑے سکون سے چلتا بادشاہ کے پاس آگیا۔ بادشاہ نے عنبر کو گلے لگالیا۔ اس کی بڑی تعریف کی اور کہا۔

"واقعی میں نے تمہارے جیسا طاقتور انسان آج تک نہیں دیکھا۔ اگر تم ہمارے پاس رک جاؤ تو میں تمہیں اپنی فوج کا سپہ سالار بنا دوں گا۔ "

عنبر نے کہا۔ "بادشاہ سلامت! ہمارا کام فوج لے کر دوسرے ملکوں پر چڑھائی کرنا۔ لوگوں کو بے وجہ قتل کرنا نہیں ہے۔ ہم دنیا میں امن، سلامتی اور محبت کا پیغام لے کر سیر وسیاحت کر رہے ہیں۔ ہم صرف ظالم کو قتل کرتے ہیں کیونکہ وہ خلق خدا کو تنگ کرتا ہے۔ اور فساد پھیلاتا ہے اور مظلوموں پر ظلم کرتا ہے۔ آپ کی پیش کش کا شکریہ۔ "

بادشاہ نے کہا۔ "تو پھر میری خواہش ہے کہ تم لوگ کچھ روز مزید میرے محل میں مہمان خاص بن کر رہو۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہو گی۔ "

عنبر بولا۔ "ہاں۔ ہم اس پیش کش کو خوشی سے قبول کر لیتے ہیں۔ ہم کچھ روز محل میں قیام کر لیں گے۔ مگر اس کے بعد ہمیں اپنے

دو ساتھیوں کی تلاش میں یہاں سے چلے جانا ہو گا۔ "

"تب میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ " بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی وقت ان سب کو بادشاہ کے خاص شاہی محل میں پہنچا دیا گیا جہاں نوکر چاکر ان کی خدمت میں لگ گئے۔ اس رات تھیو سانگ نے عنبر سے کہا۔

"عنبر! ہمیں زیادہ دن تک یہاں نہیں رہنا چاہئے ہمیں ناگ اور ماریا کو بھی تلاش کرنا ہے۔ "

عنبر نے کہا۔ "میں نے بادشاہ سے وعدہ کر لیا ہے۔ اب ہمیں کم از کم دس پندرہ روز یہاں ضرور رہنا چاہئے۔ "

کیٹی اور جولی سانگ نے بھی عنبر کی ہاں میں ہاں ملائی اور کہا کہ ہمیں کم از کم دس پندرہ روز یہاں رک جانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے ناگ اور ماریا میں سے کوئی اسی شہر میں آ جائے۔ تھیو سانگ چپ ہو گیا۔ ابھی ہم نے ناگ کی کہانی آپ کو بیان نہیں کی کہ جب سالوس جادوگر نے اسے غار میں لگی ہوئی تصویر کے اندر پھینکا تھا تو وہ کس ملک کے سمندر کے کنارے جا کر گرا تھا۔ ماریا بھی ابھی تک سمندر کے اوپر پرواز کر رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ سمندر پار کسی ایسے ملک میں جا پہنچے گی جہاں شاید اس کی ملاقات اپنے ساتھیوں سے ہو جائے۔

وہ سمندر کے اوپر اڑتی چلی جا رہی تھی کہ اچانک آسمان پر گھنے بادل چھا گئے اور تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ سمندر میں زبردست طوفان آ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لہریں پچاس پچاس فٹ اوپر اچھلنے لگیں۔ بارش بھی موسلادھار ہونے لگی۔ مگر ماریا پر اس کا کچھ اثر نہیں پڑ رہا تھا۔ وہ اسی طرح فضا میں پرواز کرتی رہی۔ پھر ایسا ہوا کہ ماریا کو گہرے سیاہ بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بادل اتنے کالے سیاہ اور گھنے تھے کہ ماریا کو بھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر بھی وہ بادلوں کے اندر پرواز کرتی چلی جا رہی تھی۔ کئی بار بادلوں میں بجلی چمکی، گرجی، کڑکی اور ماریا کے اندر سے ہو کر گذر گئی مگر ماریا پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن وہ چاہتی تھی کہ بادل ختم ہوں اور وہ روشنی میں آئے۔ اب ایسا ہوا کہ ایک بار بجلی اتنی زور سے کڑکی کہ ماریا کو ایک دھچکا سا لگا اور اسے کوئی ہوش نہ رہا۔ جب اسے ہوش آیا تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک ہوائی جہاز کی کھڑکی کے پاس خالی سیٹ پر بیٹھی ہے۔ اس کے ارد گرد کئی سیٹیں خالی پڑی تھیں۔ باقی جہاز میں دوسرے کئی مسافر عورتیں بچے اور مرد بیٹھے تھے۔ ماریا نے ایئرہوسٹسوں کی وردی سے پہچان لیا کہ یہ پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائیز یعنی P I A کا جہاز ہے۔ اس نے کھڑکی کے گول شیشے میں سے باہر دیکھا۔ باہر بادل چھائے ہوئے تھے۔

ماریا ایک بار تو اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ کیونکہ وہ بہت آگے کے زمانے یعنی بیسویں صدی میں نکل آئی تھی۔ افسوس اسے صرف ایک بات کا تھا کہ وہ اپنے دوستوں یعنی عنبر، ناگ، تھیوسانگ، جولی سانگ اور کیٹی سے بہت دور آ گئی تھی اور اب نہ جانے کتنے عرصے تک ان میں سے کسی کو بھی نہیں مل سکتی تھی۔ لیکن اب ہر حالت میں اسے اس وقت تک بیسویں صدی میں

ہی رہنا تھا جب تک کہ اچانک کوئی حادثہ اسے واپس عنبر، ناگ کے زمانے میں نہیں پہنچا دیتا۔ ایسا تو ان کے سفر میں ہوتا ہی رہتا تھا کہ اچانک کوئی حادثہ انہیں اپنے زمانے سے بہت آگے یا بہت پیچھے کے زمانے میں پہنچا دیتا تھا۔ مگر بیسویں صدی کے زمانے میں ماریا بہت عرصے کے بعد آئی تھی۔

اس نے تقدیر اور قسمت کے اس کھیل کو ذہنی طور پر قبول کر لیا اور جہاز کا جائزہ لیا۔ اتنے میں جہاز میں اعلان ہوا کہ جہاز تھوڑی دیر بعد لاہور کے ایئرپورٹ پر اترنے والا ہے۔ ماریا کو خوشی ہوئی کہ وہ لاہور جا رہی ہے۔ پاکستان سے ماریا کو شروع ہی سے بڑی محبت تھی۔ اس ملک میں وہ پہلے بھی کئی بار عنبر، ناگ کے ساتھ نمودار ہو چکی تھی۔ لاہور اسے تاریخی اعتبار سے بہت اچھا لگتا تھا۔ جہاز اتر گیا۔ دوسرے مسافروں کے ساتھ غیبی حالت میں ماریا ایئرپورٹ سے باہر آ گئی۔ اب وہ سوچنے لگی کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ویسے تو وہ جہاں چاہے جا سکتی تھی۔ جہاں چاہے رہ سکتی تھی۔ مگر وہ کسی ایسی جگہ رہنا چاہتی تھی جہاں عنبر، ناگ، تھیوسانگ، کیٹی وغیرہ سے مل جانے کا زیادہ امکان ہو۔ اس نے سوچا کہ تھوڑا پیدل لاہور کی سیر کرنی چاہئے۔ پھر کوئی ٹھکانہ بنا لوں گی۔ یہ سوچ کر ماریا ہوائی اڈے سے شہر جانے والی سڑک پر چل پڑی۔ یہ وقت اسکول سے چھٹی کا تھا۔ وہ جس سکول کے سامنے سے گذری وہاں سے بچے بچیاں نکل نکل کر تانگوں، بسوں اور گاڑیوں میں سوار ہو رہی تھیں۔

ماریا ان معصوم مسکراتے بچوں کو دیکھ کر بڑی خوش ہوئی۔ چلتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلتی وہ ریلوے کا بڑا پل پار کر کے شادمان چوک کی طرف جا رہی تھی کہ ایک بس سٹینڈ پر اس نے کچھ غنڈوں کو دیکھا کہ وہ ایک لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے کار کی طرف لئے جا رہے تھے۔ لڑکی چیخ وپکار مچا رہی تھی۔ دیکھتے دیکھتے غنڈوں نے لڑکی کو گاڑی میں ڈالا اور گاڑی بڑی تیزی سے سڑک پر ایک طرف دوڑنے لگی۔

ماریا ایک راکٹ کی طرح ہوا میں اچھلی اور دوسرے لمحے گاڑی کے اوپر پہنچ گئی۔ دو غنڈوں نے پستول دکھا کر لڑکی کو چپ کرا رکھا تھا۔ لڑکی کا رنگ دہشت کے مارے سفید پڑ گیا ہوا تھا۔ ایک غنڈہ بار بار کہہ رہا تھا۔

"گاڑی کو شہر کی ٹریفک سے نکال کر لے جاؤ جلدی کرو۔"

جو غنڈہ گاڑی چلا رہا تھا وہ بڑی تیزی سے گاڑی کو ایک ویران سڑک پر لے آیا۔ ماریا اب گاڑی کے اندر آ گئی ہوئی تھی۔ اس نے ان غنڈوں کی باتوں سے اندازہ لگایا کہ یہ پیشہ ور غنڈے ہیں جو امن پسند شریف شہریوں کی جان ومال کے واسطے ایک عذاب سے کم نہیں ہیں۔ ماریا نے گاڑی کو بریک لگا دی۔ گاڑی ایک دھچکے سے رکی تو دوسرے غنڈوں نے چلا کر کہا۔

"گاڑی یہاں کیوں روکی ہے؟"

"میں نے بریک نہیں لگائی۔"

"تو کیا اپنے آپ لگ گئی ہے؟" پہلا غنڈہ غصے میں بولا۔

ماریا نے کہا۔ "بریک میں نے لگائی ہے"

ایک نئی عورت کی آواز سن کر سب نے حیران پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا۔ لڑکی بھی کچھ اور ڈر گئی۔ ماریا نے کہا۔ "ادھر ادھر دیکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ میں تمہیں دکھائی نہیں دوں گی۔ تم سب لڑکی کو گاڑی میں ہی چھوڑ کر باہر نکل آؤ۔" جس غنڈے کے ہاتھ میں پستول تھا اس نے ذرا زیادہ بہادری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"تم جن ہو یا چڑیل ہو۔ کوئی بھی ہو۔ میں خبردار کرتا ہوں کہ گاڑی سے نکل جاؤ۔ نہیں تو میں لڑکی کو گولی مار دوں گا۔"

ابھی یہ فقرہ غنڈے نے ادا کیا ہی تھا کہ اچانک پستول اس کے ہاتھ سے غائب ہو گیا۔ ماریا نے پستول جھپٹ کر چھین لیا تھا۔ ماریا کی آواز بلند ہوئی۔

"تم سب مرد گاڑی سے باہر آ جاؤ۔ لڑکی! تم گاڑی میں ہی بیٹھی رہو۔"

تینوں غنڈے ڈرے ڈرے سے باہر آ گئے۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ کوئی جن بھوت لڑکی کی مدد کو وہاں پہنچ گیا ہے۔ ماریا نے کہا۔

"زمین پر بیٹھ جاؤ۔"

تینوں پیشہ ور غنڈے زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ ویران سا علاقہ تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سڑک دور تھی۔ آبادی بھی کچھ فاصلے پر شروع ہوتی تھی۔ ماریا نے پستول کو خاموشی سے چیک کیا۔ اس میں میگزین بھرا ہوا تھا۔ ماریا نے سب سے پہلے درمیان والے غنڈے کے سر کو نشانہ بنا کر فائر کر دیا۔ دھماکہ ہوا اور غنڈہ آگے کو لڑھک گیا۔ دوسرے غنڈے اٹھ کر دوڑ پڑے۔ مگر ماریا سے بچ کر وہ کہاں جا سکتے تھے۔ ماریا نے چند قدموں پر ہی دونوں کو شوٹ کر دیا۔ یہ سزا تھی ایک خاندان ایک لڑکی کی عزت کو داغ دار کرنے کی مذموم کوشش کی۔ ماریا نہیں چاہتی تھی کہ یہ جرائم پیشہ غنڈے آئندہ بھی کسی شریف لڑکی کی عزت سے کھیلنے کی ناپاک کوشش کریں۔ گاڑی میں بیٹھی ہوئی لڑکی نے جب یہ منظر دیکھا تو گاڑی سے نکل کر بھاگنے کی کوشش کر ہی رہی تھی کہ ماریا نے قریب آ کر کہا۔

"بہن! مجھ سے ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ان مجرموں کو ان کے جرم کی سزا ملی ہے۔ میں کوئی جن بھوت یا چڑیل نہیں ہوں۔ چلو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتی ہوں۔"

لڑکی سخت خوف زدہ تھی۔ کہنے لگی۔

"شکریہ بہن! میں پیدل ہی چلی جاؤں گی۔ میرا گھر زیادہ دور نہیں ہے۔"

"جیسے تمہاری مرضی" ماریا یہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

لڑکی گاڑی سے نکل کر تیز تیز قدموں سے بڑی سڑک کی طرف

چلنے لگی۔ ماریا اس کے سر کے اوپر ساتھ ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ مگر چپ تھی۔ سڑک پر آ کر لڑکی ایک رکشا میں بیٹھی اور رکشا سڑک پر چل پڑا۔ ماریا رکشے کے اوپر اس کے ساتھ ساتھ اڑنے لگی۔ جب لڑکی اپنے گھر پہنچ گئی تب ماریا اس سے الگ ہوئی۔ ماریا اب ہوا میں اڑتے رہنے کی بجائے زمین پر آ گئی اور سڑک کے فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔ پاکستان آ کر اور پاکستان کی ترقی دیکھ کر ماریا خوش تو بہت تھی مگر اس کا دل اپنے دوستوں عنبر، ناگ، کیٹی، تھیو سانگ اور جولی سانگ کے لئے اداس بھی تھا۔ چونکہ وہ سب پراسرار لوگ تھے اس لئے ان کی ملاقات بھی اچانک کسی پراسرار جگہ پر ہی ہوتی تھی۔ ماریا نے سوچا کہ شہر کی کسی پراسرار جگہ پر ٹھکانہ لگانا چاہئے جہاں عنبر، ناگ وغیرہ سے ملنے کا امکان بھی ہو۔

یہ سوچ کر ماریا نے اپنا رخ قبرستان کی طرف کر لیا۔ کیونکہ ہر شہر میں قبرستان ہی ایک پراسرار جگہ ہوتی ہے۔ ماریا کو لاہور شہر کی سڑکوں محلوں سے واقفیت تھی۔ وہ چلتی چلتی ایک جگہ پہنچی تو اس کی نظر ایک احاطے کے گیٹ پر پڑی جس کے اوپر صلیب کا نشان لگا ہوا تھا۔ یہ عیسائیوں کا قبرستان تھا۔ ماریا چونکہ خود بھی کرسچین تھی اس لئے اس نے سوچا کہ اس قبرستان میں ہی ٹھکانہ بنانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کبھی کسی وقت عنبر، ناگ، کیٹی وغیرہ سے ملاقات ہو جائے۔ ماریا قبرستان میں داخل ہو گئی۔ قبرستان میں قبروں کے آس پاس بڑے بڑے پھول بوٹے لگے تھے۔ کسی قبر پر پتھر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گلدان میں بھی پھول سج رہے تھے۔ ماریا نے راتیں اسی جگہ گزارنے کا فیصلہ کر لیا۔

ماریا کو ہم لاہور کے قبرستان میں چھوڑ کر اب ناگ کی طرف چلتے ہیں۔ یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ عنبر، تھیوسانگ، کیٹی اور جولی سانگ بادشاہ ایران کے شاہی مہمان خانے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ماریا ماڈرن زمانے کے شہر لاہور کے قبرستان میں ہے۔ ناگ کو ہم نے وہاں چھوڑا تھا جہاں جادوگر سالوس نے اسے دیوار میں بنی ہوئی تصویر میں پھینک دیا تھا اور ناگ ایک جگہ سمندر کے ساحل کی گیلی ریت پر جا گرا تھا۔ ناگ کو جب ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ سمندر کی نیلی نیلی لہریں سفید جھاگ لے کر ساحل پر آتی ہیں اور بڑے سکون سے واپس چلی جاتی ہیں۔

ناگ ابھی تک سانپ کی شکل میں تھا۔ اس نے سوچا کہ پتہ کرنا چاہئے وہ کس ملک میں آ گیا ہے اور یہ زمانہ کونسا ہے۔ اس نے اسی وقت ایک عقاب کی شکل بدلی اور ہوا میں بلند ہو کر زمین کو دیکھا۔ یہ اونچی نیچی پہاڑیوں والا علاقہ تھا۔ ان پہاڑیوں پر کہیں کہیں سوکھی گھاس اگی تھی۔ وہ زمین کے اندر کی طرف پرواز کرنے لگا۔ آگے جا کر اسے صحرا میں کچھ نخلستان ملے جہاں کھجوروں کے جھنڈ تھے۔ چشمے بہہ رہے تھے۔ باقی علاقہ ریگستانی تھا۔ جب اس نے دور ایک قافلہ سفر کرتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ وہ پرانے زمانے میں آ گیا ہے جب ابھی لوگ اونٹوں پر بیٹھ کر قافلوں کی شکل میں سفر کرتے ہیں۔ ایک جگہ ناگ کو شہر کی عمارتیں نظر آئیں۔ وہ نیچے آ

گیا۔ یہ عمارتیں اگرچہ چار چار منزلہ بھی تھیں مگر سب پرانی طرز کی تھیں۔ سڑکیں بھی پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی تھیں۔ شہر کے ارد گرد چار دیواری تھی جس پر ہر دروازے کے اوپر پہرہ دینے والا برج بنا ہوا تھا۔ ہر برج میں ایک سپاہی نیزہ ہاتھ میں لئے پہرہ دے رہا تھا۔

سڑکوں پر لوگ لمبے لمبے چغے پہنے سروں پر عربی طرز کے رومال باندھے بازاروں میں سے گذر رہے تھے۔ کہیں کوئی بیل گاڑی اور کہیں کوئی امیر آدمی تخت پر بیٹھا گذر رہا تھا۔ غلاموں نے تخت کندھوں پر اٹھا رکھا تھا۔ کچھ سپاہی گھوڑوں پر سوار بازار سے گذرے تو ان کی وردیوں اور سروں کے خود سے ناگ سمجھ گیا کہ وہ رومن سلطنت کے زمانے میں پہنچ گیا ہے۔ اس نے فضا میں سونگھ کر دیکھ لیا تھا کہ عنبر، ماریا، کیٹی یا تھیوسانگ میں سے کسی کی بھی خوشبو نہیں تھی۔ رومن سپاہی لوگوں کو ایک طرف ہٹاتے جا رہے تھے۔ ناگ زمین پر اتر کر انسانی شکل میں آ گیا اور دیکھنے لگا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ کیا دیکھتا ہے کہ ادھر سے شہر کے گورنر کی سواری گذرنے والی ہے جو سپاہی لوگوں کو ہنٹر لہرا لہرا کر ادھر ادھر ہٹا رہے ہیں۔
ناگ بھی انسانی شکل میں لوگوں کے پاس ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ رومن سپاہی ایک عورت کو زنجیروں میں جکڑے کھینچے لئے آ رہے ہیں۔ اس عورت نے لمبا چغہ پہن رکھا ہے۔ لمبے سیاہ بال گردن پر پڑے ہیں۔ چہرے پر بڑا جلال ہے مگر ساتھ ہی اللہ کی رضا پر صبر شکر کئے رہنے کا تاثر بھی ہے۔ جب یہ جلوس ناگ کے سامنے سے گذرا تو ناگ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا کہ عورت کی عمر تیس برس کے قریب ہے اور اس نے گردن میں صلیب لٹکا رکھی ہے۔ وہ بار بار صلیب کو ہاتھ میں لے کر چوم لیتی ہے۔ ناگ سمجھ گیا کہ یہ مسیحی خاتون ہے جس کو رومن گورنر کے حکم سے آگ میں زندہ جلا ڈالنے کے لئے لے جایا جارہا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا سے اپنے مادی جسم کے ساتھ رخصت ہوئے پچاس ساٹھ برس ہی گذرے تھے اور رومن بادشاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے مسیحیوں پر طرح طرح کے ظلم وستم ڈھارہے تھے۔ انہیں بھوکے شیروں کے آگے ڈالا جارہا تھا۔ آگ میں جلایا جارہا تھا۔ یہ خاتون بھی کرسچین تھی اور اسے عیسائی ہونے کی وجہ سے آگ میں جلانے کے واسطے شہر سے باہر لے جایا جارہا تھا۔ لوگ جلوس کی صورت میں پیچھے پیچھے آرہے تھے۔ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو اس ظلم کو سخت ناپسند کرتے تھے مگر کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ رومن حکمرانوں کے سامنے کوئی سر نہیں اٹھا سکتا تھا۔

ناگ بھی جلوس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

یہ جلوس شہر سے نکل کر ایک ٹیلے پر پہنچ گیا۔ یہاں ٹیلے پر ایک پتھروں کا چبوترہ بنایا گیا تھا جس کے درمیان میں لوہے کا ایک کھمبا گاڑا ہوا تھا۔ بے گناہ معصوم خاتون کو اس کھمبے کے ساتھ زنجیروں سے باندھ دیا گیا۔ پھر رومن سپاہی اس کے اردگرد سوکھی لکڑیاں اور گھاس لاکر ڈالنے لگے۔ ناگ چپکے سے ایک طرف نکل گیا۔

○

قبر کا عذاب

○

ناگ نے ایک طرف جاکر اپنی شکل تبدیل کرلی۔

اس دفعہ ناگ نے ایک ایسے شیش ناگ کی شکل اختیار کی تھی جس کے منہ سے پھنکار کے ساتھ زہر کی پھوار نکلتی تھی۔ یہ زہر اس قدر ہلاکت کرنے والا تھا کہ جس کے جسم پر پڑتا وہ وہیں مرجاتا تھا۔ جونہی ایک رومن سپاہی لکڑیوں اور سوکھی گھاس کو آگ دکھانے لگا ناگ اچانک پیچھے سے نکل کر اس کے سامنے آگیا۔ رومن سپاہی نے سانپ کو دیکھا تو اس پر تلوار کا وار کرنے ہی لگا تھا کہ سانپ نے پھنکار ماری۔ زہر کی پھوار رومن سپاہی کے چہرے پر پڑی اور وہ وہیں گر کر ہلاک ہوگیا۔ دوسرے سپاہی اپنے ساتھی کی طرف بڑھے تو سانپ نے دوسری زہریلی پھنکار سے انہیں بھی موت کی نیند سلادیا۔ اب تو وہاں بھگدڑ سی مچ گئی۔ سپاہیوں نے ناگ پر تیر چلادیئے۔ مگر ناگ کو ایک بھی تیر نہ لگ سکا اور اپنی زہریلی پھنکار سے اس نے کئی دوسرے سپاہیوں کو ہلاک کرڈالا۔ لوگوں نے جب یہ منظر دیکھا تو جان بچا کر ٹیلے سے نیچے بھاگنے لگے۔ جو دو رومن سپاہی باقی رہ گئے تھے وہ گھوڑوں کو دوڑاتے سانپ کو کچلنے کے لئے لپکے ہی تھے کہ ناگ نے انہیں اپنی زہریلی پھوار سے گھوڑوں سمیت نیچے گرادیا۔ یہ آخری دو سپاہی بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہلاک ہو گئے۔

نیک دل خاتون یہ منظر خاموش نظروں سے دیکھ رہی تھی اور سانپ کو خداوند کی طرف سے بھیجی گئی مدد سمجھ رہی تھی۔ جب وہاں میدان خالی ہو گیا تو سانپ رینگتا ہوا چبوترے پر آیا اور جون بدل کر انسان کی شکل اختیار کر لی۔

خاتون نے کسی قسم کی حیرانی کا اظہار نہ کیا۔ کیونکہ خدا سے محبت کرنے والے جانتے ہیں کہ خدا قادر مطلق ہے وہ جو چاہے ہو جاتا ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ ناگ نے انسانی شکل میں آتے ہی خاتون کی زنجیریں کھول دیں اور کہا۔

"آپ کہاں جانا چاہتی ہیں؟ میں آپ کو اپنی حفاظت میں وہاں پہنچائے دوں گا۔"

خاتون نے ہلکی سی پُرسکون مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"حفاظت تو صرف خدا ہی کر سکتا ہے اور اس وقت میری حفاظت بھی اللہ ہی نے کی ہے۔ میں عیسائی راہبہ ہوں اور یروشلم سے باہر ایک نخلستان میں اپنی جھونپڑی میں خدا کی عبادت کرتی تھی کہ رومن سپاہی مجھے پکڑ کر یہاں لے آئے۔ مگر میرے خدا نے مجھے تمہیں بھیج کر بچا لیا۔ کیونکہ ابھی میری زندگی باقی تھی۔ میں واپس اپنی جھونپڑی میں جاؤں گی مگر تمہاری

حفاظت میں نہیں بلکہ اپنے خدا کی حفاظت میں، کیونکہ خدا سے بڑھ کر حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔"

ناگ نے کہا۔ "میں آپ کی ان باتوں کا احترام کرتا ہوں لیکن آپ کو یہ بھی علم ہو گا کہ رومن حکومت آپ لوگوں پر ظلم ڈھا رہی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنی حفاظت میں آپ کے ٹھکانے تک پہنچا دوں تاکہ راستے میں کوئی رومن سپاہی دوبارہ آپ کو گرفتار نہ کرے۔"

راہبہ نے کوئی جواب نہ دیا اور ٹیلے کی ڈھلان اترنے لگی۔ ناگ اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہاں سے صحرا میں ایک راستہ یروشلم شہر کے باہر والے نخلستان کو جاتا تھا۔ راہبہ اسی راستے پر بڑے سکون سے روانہ ہو گئی۔ ناگ بھی کچھ فاصلے پر راہبہ کی حفاظت کی خاطر پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ آگے ایک دریا آ گیا جس پر لکڑی کا پل بنا ہوا تھا۔ پل عبور کرنے کے بعد راہبہ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ پھر ایک طرف ریت کے ٹیلے کے پیچھے سے ایک سفید گھوڑا نکل کر راہبہ کے پاس آ کر رک گیا۔ راہبہ گھوڑے پر سوار ہو گئی۔ گھوڑا راہبہ کو لے کر آگے چل دیا۔ اب ناگ نے ہلکی سی پھنکار مار کر اپنے آپ کو ایک بار پھر سیاہ عقاب میں تبدیل کر لیا اور راہبہ کے اوپر کچھ بلندی پر پرواز شروع کر دی۔

اسی طرح سفر کرتے آخر وہ نخلستان آ گیا جہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ایک چھوٹا سا جھونپڑا بنا ہوا تھا۔ راہبہ جھونپڑے کے باہر گھوڑے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اتر پڑی۔ ناگ نے سوچا کہ اب واپس چلنا چاہئے کیونکہ راہبہ محفوظ جگہ پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ جب وہ واپس مڑنے لگا تو راہبہ نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر عقاب کو دیکھا اور کہا۔

"نیک دل ناگ! میرے ان بھائی بہنوں کو بھی رومنوں کے ظلم سے بچا جن کو یروشلم کے قید خانے میں اذیتیں دی جا رہی ہیں۔"

ناگ نے انسانی آواز میں کہا۔

"بہن! میں ان کی بھی مدد کروں گا"

یہ کہا اور یروشلم کی طرف پرواز کر گیا۔ ناگ کا یہ علاقہ جانا پہچانا تھا۔ وہ اس سے پہلے بھی یروشلم میں آچکا تھا۔ وہ دریا کے ساتھ ساتھ پرواز کرتا یروشلم شہر کے قریب آگیا۔ دور سے اسے قدیم یروشلم شہر کی فصیل اور دروازہ نظر آرہا تھا۔ وہ نیچے آگیا اور ایک درخت کے سائے میں اتر کر دوبارہ انسانی شکل اختیار کر لی۔ اب وہ یروشلم کے اس قید خانے میں جانا چاہتا تھا جہاں رومن گورنر نے عیسائی لوگوں کو قید میں ڈال رکھا تھا اور ان پر ظلم کیا جا رہا تھا۔

وہ یروشلم کے گورنر کے شاہی محل کے پاس آکر رک گیا۔ وہاں زبردست پہرہ تھا۔ ناگ جانتا تھا کہ شاہی قید خانہ محل کے نیچے تاریک تہہ خانے کی شکل میں ہے۔ یہاں سے وہ واپس ایک باغ میں آکر بیٹھ گیا اور رات کا اندھیرا ہو جانے کا انتظار کرنے لگا۔ وہ رات کے اندھیرے میں

سانپ کی شکل میں تہہ خانے تک پہنچنا چاہتا تھا۔ باغ میں ناگ کو اچانک ایک خاص قسم کی بو محسوس ہوئی۔ اس نے غور کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ بو زمین کے اندر سے آرہی ہے۔ یہ بو خاص قسم کے انتہائی خطرناک آتشی سانپوں کی تھی۔ ناگ نے اسی وقت سانپوں کی زبان میں کہا۔

"آتشی سانپوں کا سردار اوپر آئے۔ میں ناگ دیوتا بول رہا ہوں۔"

تھوڑی ہی دیر بعد زمین کے اندر سے سرخ رنگ کا ایک لمبا سانپ باہر نکل آیا۔ اس کے جسم پر انگاروں جیسے لال لال نشان تھے۔ اس نے آتے ہی ناگ کو ادب سے سلام کیا اور کہا۔

"ہماری خوش قسمتی ہے کہ ناگ دیوتا یہاں تشریف لایا ہے ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ ہمیں حکم دیجئے۔"

ناگ جانتا تھا کہ یہ آتشی سانپ وہ ہیں کہ جب اپنا پھن کھولتے ہیں تو اس میں سے چنگاریاں نکلنے لگتی ہیں اور یہ چنگاریاں جس پر بھی گرتی ہیں وہ وہیں جل کر کوئلہ ہو جاتا ہے۔ ناگ نے کہا۔

"اے آتشی سانپوں کے سردار! اس وقت زمین کے اندر تمہارے ساتھ کتنے آتشی سانپ ہیں؟"

سردار سانپ نے کہا۔

"ناگ دیوتا! ہم ایک قافلے کی شکل میں سفر کرتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے یہاں ٹھہرے ہیں۔ ہمارے قافلے میں اس وقت پانچ سو آتشی سانپ ہیں۔"

ناگ بڑا خوش ہوا۔ اس کے پاس بڑے ہی خطرناک سانپوں کی فوج آ گئی تھی۔ اس نے ساری بات سردار سانپ کو سمجھائی کہ کس طرح وہ ان مظلوم لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہے جنہیں رومن حکومت صرف اس لئے تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے ہیں جو اللہ کے پیغمبر ہیں۔

"سردار سانپ! تم سب سے پہلے شاہی محل کے نیچے جا کر یہ پتہ کرو کہ ان مظلوم عورتوں، بچوں اور مردوں کو کس جگہ رکھا ہوا ہے۔ فوراً آ کر مجھے خبر کرو۔ اس کے بعد ہم اکٹھے جائیں گے اور حملہ کر دیں گے۔

سردار سانپ اسی وقت زمین کے اندر چلا گیا۔ دس پندرہ منٹ کے بعد واپس آ کر اس نے ناگ کو بتایا کہ شاہی محل کے نیچے ایک بڑا ہی گندا اور تاریک تہہ خانہ ہے جس میں اس وقت پچاس کے قریب لوگ بند ہیں۔ ان میں عورتیں بھی ہیں بچے بوڑھے اور جوان مرد بھی ہیں۔ ان سب کی حالت بڑی خراب ہے۔ ہمیں ان کی مدد کو جلد پہنچنا چاہئے ورنہ وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ناگ نے کہا۔

"چلو۔ ہم حملہ کریں گے۔ میں تمہارے ساتھ

ہوں۔ تم آگے آگے چلو۔"

ناگ سردار آتشی سانپ کے ساتھ نیچے زمین کے اندر آ گیا۔ وہاں بے شمار سرخ آتشی سانپوں نے پھن اٹھا کر ناگ دیوتا کو ادب سے سلام کیا اور پھنکاریں مار کر خوش آمدید کہا۔ سردار سانپ نے ان سانپوں کو ساری بات سمجھا دی ہوئی تھی۔ چنانچہ سانپوں کی یہ فوج زمین کے اندر ہی اندر شاہی محل کے تہہ خانے کی طرف چل پڑی۔

شاہی محل کا تہہ خانہ عقوبت خانہ تھا۔ یعنی اس جگہ قیدی عیسائیوں کو طرح طرح کی اذیتیں دے کر ہلاک کیا جاتا تھا۔ یہ بے یارومددگار لوگ بے کسی کی حالت میں پڑے تھے۔ کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں تھا۔ فاقوں اور تشدد سے وہ موت کے کنارے پہنچ چکے تھے۔ یہاں جگہ جگہ رومن سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ قید خانے کے اندر لوہے کے شکنجوں میں اس وقت پچاس قیدیوں کو جکڑا ہوا تھا۔ جلاد ان پر کوڑے برسا رہا تھا اور ان بے چاروں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔

اچانک دروازے پر پہرے دینے والے رومن سپاہی کو ایک لال سانپ نظر پڑا جو زمین کے ایک سوراخ میں سے باہر نکل رہا تھا۔ سپاہی نے اس پر نیزے سے حملہ کرنا چاہا مگر اتنی دیر میں سانپ نے اپنا پھن کھول کر پھنکار ماری۔ چنگاریاں سپاہی کے جسم پر پڑیں اور وہ وہیں جل کر بھسم ہو گیا۔ دوسرے سپاہیوں نے اپنے ساتھی کو انگارہ بن کر بھسم ہوتے دیکھا تو اس کی مدد کو لپکے۔ اس دوران پندرہ بیس آتشی سانپ زمین کے اندر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے نکل آئے تھے۔ انہوں نے باہر نکلتے ہی پھن کھول کر پھنکاریں مارتے ہوئے سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ سارے کے سارے سپاہی ایک سیکنڈ کے اندر اندر انگارہ بن کر بھسم ہو گئے۔ بے چارے مظلوم قیدی تھر تھر کانپ رہے تھے کہ اب ان کا بھی یہی انجام ہو گا۔ مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کوئی سانپ ان کے قریب نہ آیا۔ کسی سانپ نے ان پر حملہ نہ کیا۔ پھر ان میں سے ناگ انسانی شکل میں ان کے قریب آیا اور کہا۔

"پیارے بہن بھائیو! ہم تمہیں یہاں سے آزاد کرانے اور رومن سپاہیوں کے ظلم و ستم سے نجات دلانے آئے ہیں۔ بے فکر ہو کر قید خانے کے دروازے سے باہر نکل چلو۔ گھبراؤ نہیں۔ ہم تمہارے آگے آگے چلیں گے۔"

جو قیدی شکنجوں میں جکڑے ہوئے تھے انہیں اسی وقت کھول دیا گیا۔ یہ سارے مصیبت زدہ قیدی ناگ اور دوسرے آتشی سانپوں کے پیچھے پیچھے تہہ خانے سے باہر کو نکل کھڑے ہوئے۔ تہہ خانے میں کئی سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں۔ ہر سیڑھی کے آخر میں دو رومن سپاہی پہرہ دیتے تھے۔ آتشی سانپوں نے ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر ڈالا تھا۔ قیدیوں کے لئے راستہ صاف تھا۔ جب ناگ سارے مظلوم قیدیوں کو لے کر تہہ خانے سے باہر نکلا تو قلعے میں سے رومن فوج کا ایک دستہ وہاں پہنچ گیا۔ سپاہیوں نے کرسچین قیدیوں کو دیکھا کہ فرار ہو رہے ہیں تو ان کی طرف

تلوار نکال کر بڑھے۔ ناگ نے اشارہ کیا۔ ایک سو آتشی سانپ طوفان کی طرح اڑ کر ان رومن سپاہیوں کے سروں پر پہنچ کر چنگاریاں برسانے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارے سپاہی وہیں راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ ناگ نے سانپوں کو حکم دیا۔

"محل میں پھیل جاؤ اور جو رومن سپاہی اور پہرے دار تمہیں نظر آئے اسے بھسم کر دو۔"

پانچ سو کے پانچ سو سانپ پھن کھول کر شاہی محل میں ادھر ادھر دوڑ پڑے۔ شاہی محل میں بھگدڑ مچ گئی۔ اس افراتفری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ناگ نے قیدی عورتوں، بچوں اور مردوں کو ساتھ لیا انہیں محل کے باہر ایک طرف کھڑے بہت بڑے رتھ پر بٹھایا۔ رتھ کے آگے دس گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ یہ رتھ شاہی محل کے واسطے کھانے پینے کی اشیاء لے کر آیا تھا۔ ناگ نے خود گھوڑوں کی باگیں سنبھال لیں اور رتھ کو شاہی محل سے نکال کر لے گیا۔ محل سے باہر آتے ہی اس نے رتھ کا رخ صحرا کی طرف موڑ دیا۔

پیچھے آتشی سانپوں نے شاہی محل کے تمام رومن سپاہیوں اور رومن پہرے داروں کا صفایا کر دیا۔ پھر سردار کے حکم سے زمین کے اندر داخل ہو کر غائب ہو گئے۔ شاہی محل میں ظلم کرنے والے رومن سپاہیوں کی جل کر کوئلہ بنی لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں۔ دوسری طرف ناگ رتھ کو پوری رفتار سے دوڑاتا یروشلم شہر سے کئی میل دور صحرا میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکل چکا تھا۔ تازہ دم رومن گھوڑے جنہیں خوب کھلا پلا کر تیار کیا ہوا تھا طوفان کی طرح دوڑے چلے جا رہے تھے۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر ناگ نے صحرا پار کر لیا اور نخلستان میں راہبہ کے جھونپڑے کے باہر لے جا کر رتھ کو کھڑا کر دیا۔ راہبہ جھونپڑی سے باہر آگئی۔

ناگ نے ادب سے سلام کیا اور کہا۔

"بہن! میں آپ کے حکم کے مطابق قیدیوں کو رومن ظلم وستم سے نجات دلا کر لے آیا ہوں۔"

قیدیوں نے راہبہ کو دیکھا تو اس کی تعظیم بجالائے۔ راہبہ نے ان سب کے سروں پر باری باری ہاتھ رکھا اور انہیں دعا دی اور کہا۔

"خداوند نے تمہاری مدد کی ہے۔ خدا مظلوموں کی فریاد ضرور سنتا ہے۔"

ناگ کہنے لگا۔ "بہن! ان لوگوں کا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ ہو سکتا ہے دوسرے صوبے کے رومن فوجی یہاں آجائیں اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ انہیں سرحد پار کرا کر ملک شام پہنچا دوں۔"

راہبہ نے اس تجویز کو پسند کیا اور سب لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ رتھ میں سوار ہو کر ناگ کے ساتھ ملک شام چلے جائیں۔ سب لوگ رتھ میں سوار ہو گئے اور ناگ انہیں لے کر ملک شام کی طرف روانہ ہو گیا۔ ملک شام میں اس زمانے میں ایک ایسی بت پرست قوم رہتی تھی جو سانپوں

کی پوجا کرتی تھی۔ راتوں رات ناگ نے ان عیسائی کنبوں کو ملک شام پہنچا دیا۔ یہاں سے یہ لوگ مختلف قافلوں کی شکل میں ان شہروں کی طرف چل دیئے جہاں جہاں ان کے رشتے دار رہتے تھے۔

ناگ شام کے شہر میں اکیلا کارواں سرائے میں آگیا۔ ناگ نے رتھ اور گھوڑے فروخت کر کے جو رقم حاصل ہوئی تھی انہیں عیسائی کنبوں کے افراد میں برابر برابر تقسیم کر دیا تھا اور اسے بڑی خوشی ہوئی تھی۔ کارواں سرائے اس کے لئے کوئی نئی جگہ نہیں تھی۔ اس قسم کی سراؤں میں عنبر، ناگ، مدیا اکثر آ کر ٹھہرا ہی کرتے تھے۔ ناگ نے بھی ایک کوٹھڑی کرائے پر لی اور رات وہیں بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت وہ انسانی شکل میں تھا۔ وہ اس خطرناک بات سے بالکل بے خبر تھا کہ ایک آدمی اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ یہ آدمی اس وقت سے ناگ کے پیچھے لگا تھا جب سے وہ ملک شام کے اس شہر میں داخل ہوا تھا۔ اس آدمی کا نام کاشو تھا۔ یہ ایک بڑا پرانا اور تجربہ کار سپیرا تھا اور ملک شام کے پجاریوں کو پوجا کے لئے سانپ سپلائی کرتا تھا۔ ان سانپوں کی دس دن پوجا کرنے کے بعد پجاری بڑے اژدہا سانپ کے بت کے آگے قربان کر ڈالتے تھے۔

کاشو سپیرے کو اس کے تجربے اور تیز نگاہ نے بتا دیا تھا کہ یہ آدمی جو شہر میں چل پھر رہا ہے اصل میں ایک سانپ ہے جس نے انسان کی شکل اختیار کر رکھی ہے۔ کاشو اس آدمی یعنی ناگ کو پکڑ کر پجاریوں کے پاس نہیں لے جانا چاہتا تھا۔ وہ اتنا احمق نہیں تھا کہ اس قدر قیمتی سانپ یعنی ناگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیوتا کو پجاریوں کے آگے بیچ دے۔ وہ ناگ دیوتا کو اپنے خاص منتر سے اپنے قابو میں کر کے اس سے بڑے کام لینا چاہتا تھا۔ کاشو سپیرے کو معلوم تھا کہ ناگ دیوتا سب سانپوں پر حکمرانی کرتا ہے اور اسے زمین کے اندر دفن کئے ہوئے تمام خزانوں کا راز معلوم ہے کہ وہ کہاں کہاں پر دفن ہیں۔ اور وہ جب چاہے وہاں سے قیمتی خزانے نکال کر لا سکتا ہے اسی ایک وجہ سے کاشو ناگ دیوتا کو پکڑ کر اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تھا اور اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک خاص منتر تھا۔ یہ منتر اسے اس کے استاد سپیرے نے بتایا ہوا تھا۔ مگر اس کے لئے ضروری تھا کہ ناگ انسانی شکل کی بجائے سانپ کی شکل میں ہو۔ تب ہی یہ منتر اپنا اثر دکھا سکتا تھا۔ کاشو بھی فقیر کے بھیس میں سرائے کے باہر آ کر بیٹھ گیا تھا۔ جب رات ہو گئی اور سب مسافر اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں سونے کے لئے چلے گئے تو ناگ بھی اپنی کوٹھڑی میں آ گیا۔ نیند کی اسے کبھی بھی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ مگر وہ باہر اکیلا بیٹھ کر کیا کرتا۔

کوٹھڑی میں ایک قالین بچھا ہوا تھا۔ وہ اس پر لیٹ گیا اور اپنے ساتھیوں ماریا، عنبر، تھیوسانگ اور کیٹی کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ کس حال میں ہوں گے اور نہ جانے کس روز ان سے پھر ملاقات ہو گی۔

دوسری طرف کاشو سپیرے نے جب دیکھا کہ ناگ اپنی کوٹھڑی میں چلا گیا ہے اور اس نے دروازہ بند کر لیا ہے تو وہ چپکے سے اٹھا۔ دبے پاؤں کوٹھڑی کے پاس آیا اور دروازے کو باہر سے کنڈی لگا دی۔ اس کے بعد وہ

کوٹھڑی کے کونے میں دیوار کے پاس اس جگہ آ کر بیٹھ گیا جہاں اندر سے ایک نالی باہر نکلتی تھی۔ وہ صرف اس امید پر وہاں بیٹھ گیا تھا کہ اگر قسمت اچھی ہوئی تو ناگ جب دیکھے گا کہ کوٹھڑی کا دروازہ باہر سے کسی نے بند کر دیا ہے تو وہ باہر نکلنے کے لئے ضرور سانپ کی شکل اختیار کر کے اس نالی میں سے باہر آئے گا۔

کاشو سپیرے نے وہیں سے مٹی ایک ڈھیلا اٹھا لیا اور اس پر منتر پڑھ پڑھ کر پھونکنے لگا۔ جب سارے منتر پڑھ چکا تو ڈھیلے کو ہاتھ میں سنبھال کر پکڑ لیا اور انتظار کرنے لگا۔ ناگ کوٹھڑی میں دیر تک قالین پر لیٹا اپنے دوستوں کے بارے میں سوچتا رہا۔ پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کوٹھڑی میں اس کا دل نہیں لگتا تھا۔ اس نے سوچا کہ باہر کھلی ہوا میں چل کر کسی جگہ بیٹھنا چاہئے۔ اس نے دروازہ اندر سے کھول کر آگے کو دھکیلا تو دروازہ نہ کھلا۔ وہ یہ سمجھا کہ کارواں سرائے کے چوکیدار نے یہ سمجھ کر یہ کوٹھڑی خالی ہے باہر سے اس کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اس اس کے سامنے ایک ہی راستہ تھا کہ سانپ بن کر باہر نکلے۔ دروازے میں کوئی سوراخ نہیں تھا۔ کوٹھڑی میں کوئی روشندان بھی نہیں تھا۔ اس زمانے کے کارواں سرائے کی کوٹھڑیاں ایسی ہی ہوا کرتی تھیں۔

ناگ نے بڑے آرام سے سانپ کی شکل بدلی اور تھڑے کے پاس آ کر نالی کی طرف رینگتا ہوا باہر نکلا۔ جونہی اس نے نالی میں سے باہر سر نکالا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاشو پہلے سے تیار بیٹھا تھا۔ اس نے منتر کیا ہوا مٹی کا ڈھیلا ناگ سانپ کے اوپر دے مارا۔ ڈھیلے کی ساری مٹی ناگ سانپ کے جسم پر بکھر گئی۔ ناگ کو محسوس ہوا کہ اس کا دماغ بند ہو گیا ہے۔ اس کا جسم بھی بھاری ہو کر ست پڑ گیا۔ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں وہیں پڑا رہا۔ کاشو سپیرے نے فوراً ناگ کو دبوچ لیا اور تھیلی میں بند کر کے وہاں سے رفوچکر ہو گیا۔ وہ اپنی کامیابی پر بے حد خوش تھا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اتنے بڑے ناگ دیوتا کو اپنے قابو میں کرے گا۔

سپیرا ناگ کو لے کر شہر سے کئی میل دور قدیم مصر کے زمانے کے ایک قبرستان میں آ گیا۔ اس قبرستان کے بارے میں اس نے سن رکھا تھا کہ یہاں مصر کے ایک دولت مند کنجوس شخص نے اپنی ساری دولت اپنی قبر میں دفن کر رکھی ہے۔ یہ شخص لوگوں سے سود لیتا تھا۔ اس نے کئی بیوہ عورتوں اور یتیموں کا مال لوٹ کر جمع کیا ہوا تھا۔ وہ لوگوں پر ذرا رحم نہیں کھاتا تھا اور غریبوں کے مکان قرق کروا کر اپنا سود وصول کرتا تھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اب مرنے والا ہے تو اس نے اس قبرستان میں اپنی قبر کے واسطے جگہ خرید کر وہاں پہلے سے اپنی قبر تیار کرائی پھر ایک رات خفیہ طریقے سے ایک غلام کو ساتھ لیا اور اپنی ساری دولت قبر کے اندر زمین کھدوا کر دفن کر کے زمین برابر کر دی۔

اپنے غلام کو بھی اس نے قتل کروا دیا۔ تاکہ وہ اس کی موت کے بعد قبر میں سے خزانہ نکال کر نہ لے جائے۔ تھوڑے دنوں بعد وہ کنجوس

آدمی مر گیا۔ کوئی آدمی اس کے جنازے پر نہ آیا۔ دو چار نوکروں نے اسے پہلے سے تیار کی ہوئی قبر میں اتار کر اوپر سے زمین کو ہموار کر دیا۔ یعنی اس کی قبر کا نشان بھی نہ بنایا۔

سپیرے کو کسی بوڑھے آدمی نے بتایا تھا کہ اس کنجوس آدمی کی قبر اسی قبرستان میں کسی جگہ پر ہے اور اس میں بہت بڑا خزانہ ہے۔ سپیرا سب سے پہلے ناگ کے ذریعے اس دولت کو قبضے میں کرنا چاہتا تھا۔ قبرستان میں کچھ لوگ چل پھر رہے تھے۔ کاشو سپیرا شام ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب سورج غروب ہو گیا اور شام کا اندھیرا چاروں طرف پھیل گیا تو سپیرے نے تھیلی میں ناگ سانپ کو باہر نکالا اور اسے حکم دیا کہ وہ قبروں میں جا کر معلوم کرے کہ خزانہ کونسی قبر میں دبایا گیا تھا۔ ناگ چونکہ اس سپیرے کے جادو کے اثر میں تھا اس لئے وہ فوراً خزانے کی تلاش میں قبروں میں رینگنے لگا۔ ایک جگہ اسے زمین کے اندر خزانے کی خاص بو آتی محسوس ہوئی۔ وہ اس جگہ چکر لگانے لگا۔

سپیرا بڑا خوش ہوا کہ کنجوس آدمی کی خزانے والی قبر کا سراغ مل گیا ہے۔ اس نے ناگ کو حکم دیا کہ وہ قبر کے اندر جائے اور خزانے کے کچھ سونے کے سکے یا جواہرات لے کر باہر آئے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ خزانہ اسی جگہ پر دفن ہے۔ ناگ خاموشی سے اسی جگہ پر زمین کے اندر اتر گیا۔ نیچے بیوہ اور یتیموں کا مال کھانے والے کنجوس آدمی کی لاش دفن تھی۔ ناگ قبر کے اندر گیا تو اس پر عذاب الٰہی کی دہشت چھا گئی۔ کیا دیکھتا ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنجوس آدمی کی لاش قبر میں اٹھ کر بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے ہیں۔ ایک کالا سانپ لاش کی گردن سے لپٹا ہوا ہے اور بار بار لاش کے ہونٹوں اور آنکھوں پر ڈس رہا ہے۔ لاش کی آنکھیں پھٹ کر باہر کو ابل آئی ہیں۔ ہونٹ قیمہ بن گئے ہوئے ہیں جب سانپ ڈستا ہے تو لاش کے حلق سے ہائے کی آواز بلند ہوتی ہے۔

ناگ نے یہ عبرت انگیز منظر دیکھا تو خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگا۔ انسان دنیا میں کیسے کیسے ظلم کرتا ہے، کس طرح دوسروں کا مال ہضم کرتا ہے، بد دیانتی کرتا ہے، چوری کرتا ہے، مگر وہ یہ بات بھول جاتا ہے کہ ایک روز اسے قبر میں بھی جانا ہے اور قبر میں اس کے ایک ایک گناہ کا حساب لیا جائے گا اور وہاں کسی ڈپٹی کمشنر، کسی وزیر کی سفارش نہیں چلے گی۔

جو سانپ کنجوس اور یتیموں بیواؤں کا مال کھانے والے آدمی کی لاش کو ڈس رہا تھا۔ اس نے ناگ دیوتا کی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا۔ کالے سانپ نے اپنا پھن ناگ دیوتا کی طرف موڑا اور کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کو سلام! میں خدا کے حکم سے اس ظالم شخص کو اس کے ظلم کی سزا دے رہا ہوں۔ میں لاش سے نیچے نہیں اتر سکتا۔ مگر ناگ دیوتا کا یہاں کس مقصد سے آنا ہوا ہے؟"

ناگ کی یادداشت قائم تھی مگر اس کی طاقت کاشو سپیرے کے منتروں نے معطل کر دی تھی۔ ناگ نے ساری بات کالے سانپ کو بیان

کر دی اور کہا۔

"مجھ پر سپیرے کے زبردست طلسم کا اثر ہے۔ میں اس کے کہنے پر یہاں خزانے کی تلاش میں آیا ہوں۔"

کالے سانپ نے لاش کے چہرے اور جسم پر پڑے آبلوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"ناگ دیوتا! یہ جو آپ لاش کے جسم پر آبلے دیکھ رہے ہیں یہ اس شخص کی دولت کو آگ میں لال کر کے جسم پر داغا گیا ہے۔ یہ دولت ابھی کچھ وقت تک انگاروں کی شکل میں اس کے جسم پر لگائی جائے گی۔ جب ایک عذاب کا دور ختم ہو جائے گا تو یہ دولت جن یتیموں بیواؤں کی ملکیت تھی ان کو واپس پہنچا دی جائے گی۔"

ناگ نے کہا۔ "ایسا ہی ہونا چاہئے۔ مگر مجھے بتاؤ کہ اس لالچی سپیرے کے طلسم سے تم مجھے کس طرح نجات دلا سکتے ہو؟"

کالا سانپ بولا۔ "اے ناگ دیوتا! آپ نے ہمیشہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کی ہے۔ حق دار کو اس کا حق پہنچایا ہے۔ بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھایا ہے۔ آپ سے ضرور کوئی غفلت ہو گئی ہے جس کا نتیجہ آپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھٹک رہے ہیں۔ دل میں خدا کا خیال کر کے خدا سے اپنی کوتاہی اور غلطیوں کی معافی مانگیں۔ خدا بخش دینے والا ہے۔ وہ آپ کو معاف کر دے گا اور آپ کی کھوئی ہوئی طاقت آپ کو واپس مل جائے گی۔"

ناگ کو کالے سانپ کی یہ بات بڑی اچھی لگی۔ اس نے اسی وقت دل میں خیال کیا کہ وہ خدا کے حضور ادب سے سر جھکائے کھڑا ہے۔ اس نے سچے دل سے خدا سے اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی مانگی اور آئندہ کے لئے توبہ کی۔ اس کے ساتھ ہی ناگ کو اپنے بدن میں گرم لہر سی دوڑتی محسوس ہوئی۔ اس کی طاقت خدا کے حکم سے اسے واپس مل گئی تھی۔ ناگ نے خدا کا شکر ادا کیا اور کالے سانپ سے کہا۔

"میں تمہاری مدد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے میری طاقت واپس مل گئی ہے۔"

یہ کہہ کر ناگ قبر سے باہر جانے کے لئے بل کی طرف بڑھا۔ کالے سانپ نے لاش کے چہرے کو پھر سے ڈسنا شروع کر دیا۔ قبر کے باہر کاشو سپیرا بے چینی سے ناگ کا انتظار کر رہا تھا۔ جب اس نے ناگ کو زمین کے اندر سے باہر آتے دیکھا تو اس کی جان میں جان آئی۔ مگر جب دیکھا کہ

ناگ کے منہ میں خزانے کا کوئی ہیرا یا سونے کا سکہ نہیں ہے تو غصے سے بولا۔

"تم اپنے ساتھ سونے کا سکہ کیوں نہیں لائے؟"

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مردہ لاشوں کا کنواں

ناگ نے اپنی طاقت ظاہر نہ کی اور کہا۔

"میرے آقا! قبر کے اندر خزانہ نہیں ہے۔ وہاں ایک سانپ ضرور ملا ہے۔ جس نے بتایا کہ خزانہ کنجوس آدمی کے بیٹے یہاں سے نکال کر لے گئے تھے اور انہوں نے اسے شاہی قبرستان کے کونے والی قبر میں دفن کر دیا ہوا ہے۔"

کاشو سپیرا بڑا خوش ہوا کہ اگر خزانہ یہاں نہیں ہے تو اس کی دوسری جگہ کا پتہ مل گیا ہے۔ سپیرے نے ناگ کو تھیلی میں ڈالا اور شاہی قبرستان کی طرف چل پڑا۔ شاہی قبرستان وہاں سے تھوڑے فاصلے پر پہاڑی ٹیلوں کے درمیان واقع تھا۔ یہ بہت زیادہ ویران قبرستان تھا۔ اس کی ساری قبریں ٹوٹی پھوٹی تھیں۔ قبرستان میں سپیرا کونے والی قبر کے پاس آکر رک گیا۔

"کیا یہی قبر ہے؟" اس نے ناگ سے پوچھا۔

ناگ کو محسوس ہو گیا تھا کہ اس جگہ قبر کے اندر آتشی سانپوں کی ایک ٹولی رہتی ہے۔ اب وہ ناگ دیوتا تھا۔ اسے کئی میل دور سے سانپوں

کی موجودگی کا احساس ہو جاتا تھا۔ قبر کے اندر جو آتشی سانپ تھے وہ ناگ دیوتا کی تعظیم بجالانے کے لئے باہر آنا چاہتے تھے مگر ناگ نے سانپوں کی خفیہ زبان میں انہیں اوپر آنے سے یہ کہہ کر منع کر دیا تھا کہ میں خود نیچے آ رہا ہوں ناگ نے سپیرے سے کہا۔

"ہاں میرے آقا! یہی وہ قبر ہے۔ اس کو کھودو گے تو اندر خزانہ ملے گا۔ یہ خزانہ لوہے کے صندوق میں بند ہے۔ میں اسے کھول نہیں سکتا۔"

کاشو سپیرے نے فوراً قبر کھودنی شروع کر دی۔ قبر پرانی تھی۔ مٹی بھربھری ہو رہی تھی۔ بڑی جلدی وہاں ایک گڑھا بن گیا اور نیچے مردے کی ہڈیاں نظر آنے لگیں۔ وہاں خزانے کا صندوق کہیں نہیں تھا۔ سپیرے نے غصے میں ناگ سے کہا۔

"خزانہ کہاں ہے؟ یہاں تو مردے کی ہڈیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔"

اب ناگ اپنے جلال میں آگیا۔ اس نے پھن اٹھالیا اور کہا۔

"تھوڑی دیر بعد تمہاری ہڈیاں بھی اسی قبر میں پڑی ہوں گی۔"

کاشو سپیرے نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا اور غصے میں بپھر کر بولا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ مجھے ایسی بات کہو۔ میں ابھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہیں اپنے جادو سے جلا کر بھسم کر دوں گا۔"

ناگ ایک پھنکار مار کر انسانی شکل میں واپس آ گیا۔ ناگ کو انسانی شکل میں دیکھ کر سپیرے کے ڈر کے مارے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ناگ پر کیا ہوا طلسم ختم ہو گیا ہے اور اب وہ اس پر کوئی منتر پڑھ کر نہیں پھونک سکتا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹا کہ وہاں سے بھاگ جائے مگر ناگ نے آتشی سانپوں کو باہر آ کر لالچی اور دوسروں کے خزانوں پر قبضہ کرنے والے سپیرے کو مزا چکھانے کا حکم دیا۔

ایک سیکنڈ میں سارے آتشی سانپ قبر سے باہر آ گئے اور آتے ہی سپیرے سے چمٹ گئے۔ ان کے پھن پھیلے ہوئے تھے اور ان سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ سپیرے کا سارا جسم جھلسنے لگا۔ سانپوں نے اسے قبر کے اندر گرا دیا۔ تھوڑی دیر تک سپیرے کی چیخوں کی آواز آتی رہی پھر قبر میں خاموشی چھا گئی۔ ناگ نے آتشی سانپوں سے کہا۔

"اس شخص کو اس کے لالچ کی سزا مل گئی ہے۔ اب میں جا رہا ہوں۔"

اتنا کہہ کر ناگ نے عقاب کی شکل بدلی اور ہوا میں پرواز کر گیا۔

ناگ کتنی دیر تک آسمان میں اڑتا چلا گیا۔ رات ہو گئی۔ آسمان پر چاند نکل آیا۔ ناگ کے تھکنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس زمانے میں اتنی زیادہ آبادیاں نہیں ہوتی تھیں۔ کوئی ایک چھوٹا سا شہر

آتا اور پھر جنگل یا صحرا شروع ہو جاتا۔ ناگ ایک پہاڑی کے اوپر سے گذر کر دوسری طرف آیا تو اسے ایک جگہ روشنی جھلملاتی دکھائی دی۔ اس نے سوچا کہ یہاں اتر کر رات گذارنی چاہئے۔ دوسرے دن روشنی میں آگے سفر شروع کروں گا۔ چنانچہ وہ روشنی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ روشنی آتش پرست قوم کی طرف سے بنائے ہوئے ایک مینار کی تھی۔ مینار کے اوپر یہ آگ ہر وقت جلتی رہتی تھی۔ اس کے اندر ایک گول چوڑا اور گہرا کنواں تھا۔ اس کنوئیں کی تہہ تک سیڑھیاں جاتی تھیں۔ کنوئیں میں پانی بالکل نہیں تھا۔

یہ وہ کنواں تھا جہاں آتش پرست لوگ اپنے مردے رکھ جاتے تھے۔ وہ آتش پرست اپنے مردوں کو نہ تو دفن کرتے تھے نہ آگ میں جلاتے تھے بلکہ کنوئیں کے اندر رکھ جاتے تھے جہاں گدھیں اور دوسرے جانور کنوئیں میں اتر کر لاش کو منٹوں میں ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا دیتے تھے۔ اس قسم کے مینار یا موت کے کنوئیں ناگ نے پہلے بھی دیکھے ہوئے تھے۔ اسے اس مردوں کے کنوئیں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ مینار کے باہر ٹیلے پر ایک جگہ زیتون کے درخت کے نیچے اتر کر انسانی شکل میں بیٹھ گیا تا کہ رات گذار سکے۔ اچانک اسے کسی عورت کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

پہلے تو ناگ نے کوئی خیال نہ کیا لیکن جب آواز بار بار سنائی دی تو ناگ نے آواز کی طرف دھیان دیا۔ بہت جلد اسے معلوم ہو گیا کہ آواز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنوئیں کے اندر سے آ رہی ہے۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی عورت تکلیف کی حالت میں مدد کے لئے پکار رہی ہو۔ ناگ اٹھ کر کنوئیں کے پاس آیا۔ اس نے جھانک کر نیچے دیکھا۔ کنوئیں میں اتنا گھپ اندھیرا تھا کہ ناگ کو کچھ بھی نظر نہ آیا۔ آگ مینار کے اوپر جل رہی تھی جس کی روشنی کنوئیں تک نہیں آتی تھی۔

ناگ نے اسی وقت سانپ کی شکل اختیار کی اور کنوئیں کی سیڑھیوں پر رینگتا نیچے آگیا۔ یہاں اسے اندھیرے میں سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ مٹی کے چبوترے پر لاشوں کی ہڈیوں کے اوپر ایک عورت کی لاش پڑی ہے۔ ناگ حیران ہو رہا تھا کہ لاش کس طرح کراہ سکتی ہے۔ وہ لاش کے قریب گیا۔ لاش ایک نوجوان انیس بیس سال کی لڑکی کی تھی جس کے سنہرے بال کھلے تھے وہ پہلے والی لاشوں کی ہڈیوں پر بالکل سیدھی لیٹی تھی۔ اس کے حلق سے بڑی کمزور آواز نکل رہی تھی۔ وہ آتش پرستوں کی زبان میں کہہ رہی تھی۔

"مجھے بچا لو۔ مجھے بچا لو۔ مجھے یہاں سے لے جاؤ۔"

ناگ نے لاش کو بہت قریب سے دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ لاش نہیں ہے بلکہ ایک زندہ لڑکی ہے اور اسے چبوترے پر اس طرح رسیوں سے باندھا گیا ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتی۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں آگیا اور لڑکی کے قریب ہو کر پوچھا۔ لڑکی کی آنکھیں بند تھیں۔

"تم کون ہو؟"
لڑکی نے کمزور آواز میں کہا۔

"میرا نام رخشی ہے۔ مجھے یہاں سے باہر نکالو۔ میں مردہ نہیں ہوں۔ وہ لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں۔"
ناگ نے جلدی جلدی لڑکی کی رسیاں کھول دیں۔ لڑکی پر نیم بے ہوشی طاری تھی۔ لگتا تھا کہ اسے کچھ پلا دیا گیا ہے۔ ناگ نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور کنوئیں سے نکال کر باہر لے آیا۔ لڑکی کی آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں، ناگ نے پوچھا۔
"کیا تم کو کوئی دوائی پلائی تھی کسی نے؟"
لڑکی نے آہستہ سے کہا۔ "مجھے نہیں پتہ۔ مجھے نہیں پتہ۔"

اور لڑکی بے ہوش ہو گئی۔ ناگ نے اسے ٹیلے سے نیچے ایک درخت کے پاس لا کر لٹا دیا۔ چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ لڑکی کا رنگ گورا، نقش بڑے اچھے تھے۔ صاف لگتا تھا کہ وہ کسی اچھے خاندان کی لڑکی ہے۔ ناگ نے اس وقت چند قدموں پر جا کر وہاں پر رہنے والے کسی بھی سانپ کو آواز دی۔ ایک سانپ ناگ دیوتا کی آواز سنتے ہی جلدی سے بل میں سے نکل کر ناگ کے سامنے حاضر ہو گیا۔ سر جھکا کر سلام کیا اور ادب سے کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ ناگ نے کہا۔
"اگر یہاں درختوں جھاڑیوں میں ساکاشی کی جڑی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بوٹی ہو تو فوراً لا کر پیش کرو۔ "

سانپ اسی وقت درختوں کے طرف بھاگا۔ تھوڑی دیر میں اس کے منہ میں ایک بوٹی تھی۔ جو اس نے ناگ کے حضور پیش کی اور بولا۔

"ناگ حضور! یہ ساکاشی بوٹی حاضر خدمت ہے۔ "

ناگ نے بوٹی لے لی اور سانپ کو واپس بھیج دیا۔ اس بوٹی کو اپنی ہتھیلی پر دو تین بار زور سے مسلا اور پھر اپنی ہتھیلی لڑکی کے ناک کے ساتھ لگا دی۔ بوٹی نے لڑکی پر زبردست اثر کیا اور وہ ہوش میں آگئی۔ اس نے ناگ کی طرف دیکھا۔ ہلکی چاندنی میں اسے ناگ کا چہرہ ایک مہربان بھائی کا چہرہ لگا۔ ناگ نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"رخشی! مجھے اپنا بھائی سمجھو۔ میں تمہیں مردہ لاشوں کے کنوئیں سے نکال لایا ہوں۔ حوصلہ رکھو۔ "

رخشی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ جڑی بوٹی نے اس کی کھوئی ہوئی طاقت بحال کر دی تھی۔ وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی۔

"انہوں نے میرے ماں باپ کو مار ڈالا ہے۔ وہ مجھے بھی مرنے کے لئے موت کے کنوئیں میں ڈال گئے تھے۔ "

اور پھر رخشی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ ناگ نے اسے تسلی دی

اور پوچھا۔

"وہ کون ہیں؟ انہوں نے تمہارے ساتھ اور تمہارے ماں باپ کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟"

لڑکی آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

"کیا بتاؤں؟ کیا نہ بتاؤں۔ "

لڑکی نے گھبرائی ہوئی نظروں سے کنوئیں کی طرف دیکھا اور ناگ سے کہنے لگی۔

"صبح ہوتے ہی وہ میری لاش کی ہڈیاں دیکھنے یہاں آئیں گے۔ میں نہ ملی تو وہ میرے چھوٹے معصوم بھائی کو جو ان کی قید میں ہے مار ڈالیں گے۔ "

اس نے ناگ کا ہاتھ تھام لیا اور بولی۔

"خدا کے واسطے میرے بھائی کو کسی طرح قید سے نکال لاؤ۔ وہ اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ وہ اسے بھی موت کے کنوئیں میں لانے والے ہیں۔ "

ناگ نے پوچھا۔ "رخشی بہن! مجھ پر بھروسہ رکھو۔ مجھے اپنا بھائی سمجھ کر بتاؤ کہ اصل قصہ کیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں اور انہیں تم سے کیا دشمنی ہے۔ " رخشی نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہم دو بہن بھائی ہیں۔ بھائی سوریا مجھ سے دو سال چھوٹا ہے۔ ہمارے ماں باپ مر چکے ہیں۔ باپ نے ہم دونوں بہن بھائیوں کے نام کروڑوں روپے کی جائیداد لکھ دی تھی۔ ہمارے چچا نے یہ جائیداد ہضم کرنے کے واسطے ہم دونوں بہن بھائی کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس نے ایک جوگی سے مل کر ایسا زہر مجھے پلا دیا جس کا اثر آہستہ آہستہ جسم پر ہوتا تھا۔ لیکن جس سے دل کی دھڑکن اور سانس اتنے مدھم ہو جاتے تھے کہ لگتا آدمی مر گیا ہے۔ بس وہ مجھے مردہ قرار دے کر موت کے کنوئیں میں باندھ گیا تاکہ گدھ مجھے لاش سمجھ کر کھا جائیں گے۔ مگر گدھ زندہ گوشت پر نہیں آتے۔ اس کے بعد وہ میرے بھائی کے ساتھ بھی یہی سلوک کرنے والا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہے کہ کوئی اس پر شک نہ کرے کہ اس نے جائیداد کی خاطر ہم دونوں بہن بھائیوں کو مار ڈالا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ یہی سمجھیں کہ ہم قدرتی موت مرے ہیں۔"

ناگ نے رخشی کی درد بھری کہانی سنی تو اسے اس کے لالچی چچا پر سخت غصہ آیا جو محض جائیداد کے لالچ میں دو معصوم زندگیوں کو ہلاک کر

دینا چاہتا تھا۔ اس نے رخشی کو کہا۔

"فکر نہ کرو بہن رخشی! میں تمہارے بھائی کو تمہارے چچا کی قید سے نکال بھی لاؤں گا اور تم دونوں کو تمہاری جائیداد کا جائز حق بھی دلواؤں گا۔ چلو میں تمہیں تمہارے گھر لئے چلتا ہوں۔"

اس پر رخشی نے گھبرا کر کہا۔

"نہیں نہیں بھائی۔ مجھے وہاں نہ لے جاؤ۔ تم میرے ظالم چچا کو نہیں جانتے۔ اس کے پاس جوگی کا دیا ہوا طلسم بھی تھا۔ وہ تم پر جادو کر دے گا۔ اب وہ مجھے بھی جادو کے زور سے جانور بنا دے گا۔"

ناگ نے سوچا کہ لڑکی پر چچا کی طلسمی طاقت کا اثر ہے اور وہ اس سے خوف زدہ ہے۔ بہتر ہے کہ اسے کسی محفوظ جگہ پر چھوڑ کر وہ خود اس کے ظالم چچا کی خبر لے اور اس کے بھائی کو بھی قید سے نکال لائے۔

ناگ نے کہا۔ "ٹھیک ہے رخشی بہن! میں تمہیں وہاں نہیں لے جاتا۔ میں خود جاؤں گا اور تمہارے بھائی کو قید خانے سے نکال کر تمہارے پاس لانے کی کوشش کروں گا۔"

رخشی نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"خدا کے لئے میرے بھائی کو ظالم چچا کی قید سے ضرور نکال کر لے آنا۔ وہ میرے بھائی کو کسی صورت میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زندہ نہیں رہنے دے گا۔ وہ میرا ایک ہی بھائی ہے۔

یہ کہہ کر رخشی رونے لگی۔ ناگ نے اسے حوصلہ دیا اور بولا۔ "تمہارے بھائی کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ بے فکر رہو۔" یہ کہہ کر ناگ نے رخشی کو ساتھ لیا اور کسی ایسی جگہ کی تلاش میں چلا جہاں کچھ دیر کے لئے وہ رخشی کو رکھ سکے۔ وہاں سے کچھ دور ٹیلے کے پاس ایک باڑا تھا جس کی آدھی چھت ڈھے گئی ہوئی تھی۔ ناگ نے رخشی سے اس کے چچا کے گھر کا پورا پتہ حاصل کیا۔ اسے باڑے میں چھپے رہنے کی ہدایت کی اور خود رخشی کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس وقت رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی۔ ناگ شہر کے پھاٹک پر آ کر رک گیا۔ شہر کا پھاٹک بند تھا۔ باہر پہرہ لگا ہوا تھا۔ ناگ عقاب کی شکل میں پرواز کرتا ہوا شہر کے اندر چلا گیا۔ رخشی کا چچا اپنی حویلی میں موجود تھا اور جوگی کے ساتھ لڑکے کے قتل کا منصوبہ تیار کر کے اور جوگی کو رخصت کر کے سونے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ ناگ سانپ کی شکل میں اس کے کمرے میں پہنچ گیا۔ چچا نے سانپ کو دیکھا تو ڈر کے دروازے کی طرف دوڑا۔ ناگ دروازے کے سامنے آ گیا اور انسانی آواز میں چچا سے مخاطب ہوا۔ ناگ نے رخشی سے معلوم کر لیا تھا۔ اس کے چچا کا نام مرقس تھا۔

"مرقس! مجھے سانپ کی شکل میں دیکھ کر گھبرا مت

میں تیرا دوست ہوں اور تمہاری مدد کرنے آیا ہوں تمہیں تمہارے بھائی کی ساری جائیداد تو مل ہی جائے گی لیکن اس کے ساتھ میں تمہیں زمین میں دبے ہوئے ایک بہت بڑے خزانے کا پتہ بھی بتا دوں گا۔"

خزانے کا سن کر مرقس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پایا اور بولا۔

"تم میرے کون سے دوست ہو؟"

ناگ نے کہا۔ "یہ مت پوچھو۔ بس مجھے اپنا دوست سمجھو تمہارے سارے منصوبے کا مجھے علم ہے۔ تم نے رخشی کو موت کے کنوئیں میں پھینک دیا ہے۔ وہ وہاں مر گئی ہے۔ اس کے بھائی کو قید میں ڈالا ہے۔ مجھے اس کے پاس لے چلو۔ میں اسے ڈس دوں گا۔ وہ مر جائے گا۔ کوئی تم پر شک نہیں کرے گا۔"

مرقس نے سوچا کہ اسے یہ خیال پہلے کیوں نہ آیا کہ وہ لڑکے کو کسی سانپ سے ڈسوا دے۔ اس نے کہا۔

"اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم میرے ہمدرد ہو۔ میرے دوست ہو؟"

اس پر ناگ نے کہا۔ "کیا یہ ثبوت کافی نہیں ہے کہ میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا۔ اگر میں تمہارا دوست نہ ہوتا تو ابھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں ڈس کر ہلاک کر سکتا تھا، مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔"

مرقس نے سوچا کہ یہ سانپ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ مگر وہ اپنی پوری تسلی کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا۔

"آخر تم میری مدد کیوں کرنا چاہتے ہو؟"

ناگ نے دل میں سوچا کہ یہ کمینہ شخص ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ چالاک بھی بہت ہے۔ اس نے کہا۔

"تمہارے خاندان میں سے ایک شخص نے ایک بار میری جان بچائی تھی۔ بس میں اس کا بدلہ تمہیں دینا چاہتا ہوں۔ اب مجھے اس لڑکے کے پاس لے چلو جس کو تم ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ اور ہاں یہ بتاؤ کہ وہ جوگی کون ہے جس نے تمہیں وہ زہر دیا تھا جو تم نے رخشی کو پلایا پھر اور اب جسے تم اس کے بھائی کو پلانے والے تھے؟"

مرقس کو سانپ پر اعتبار آ گیا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔

"یہ جوگی ایک سنیاسی ہے۔ ملک افریقہ کا رہنے والا ہے۔ جڑی بوٹیوں کا بڑا ماہر ہے۔ اسے جادو ٹونا بھی آتا ہے۔ میں نے اسے جائیداد میں سے تیسرا

حصہ دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ میری ہر طرح سے مدد کرتا ہے۔"

ناگ کا ماتھا ٹھنکا۔ افریقہ کے جادوگر اور سنیاسی بڑے خطرناک ہوتے تھے۔ ناگ نے سوچا کہ جوگی سے دور ہی رہنا چاہئے۔ اس نے مرقس سے کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی تمہارا سچا ہمدرد ہے۔ مگر لڑکے کو زہر دینے کی ضرورت نہیں۔ میں ابھی چل کر اسے ڈس دیتا ہوں۔ بلکہ تم اسے قید خانے سے نکال کر یہاں لے آؤ۔ میں اسے یہیں ختم کر دوں گا۔ پھر تم صبح اعلان کر دینا کہ لڑکے کو کوئی سانپ ڈس گیا ہے۔"

مرقس کو یہ ترکیب مناسب لگی۔ کیونکہ اگر لڑکا تہہ خانے میں مرتا تو لوگ رشتے دار کہہ سکتے تھے کہ وہ تہہ خانے میں کیوں تھا۔ مرقس نے سانپ سے کہا۔

"تم یہاں انتظار کرو۔ میں لڑکے کو ابھی لے کر آتا ہوں۔"

رخشی کے بھائی اور مرقس کے اس بھتیجے کا نام سوریا تھا۔ وہ تہہ خانے میں بے ہوش پڑا تھا۔ مرقس اسے کاندھے پر ڈال کر اوپر لے آیا۔ ناگ نے سوریا کو دیکھا۔ اس کی شکل رخشی سے بہت ملتی تھی۔ مرقس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑکے کو پلنگ پر لٹا دیا تھا۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"اب اسے ڈس دو۔ تاکہ میں صبح یہ اعلان کر دوں کہ سوریا کو رات سانپ ڈس گیا تھا اور وہ مر گیا ہے۔"

ناگ نے لڑکے کی ٹانگ پر اس طرح ڈسا کہ نشان تو پڑ گیا مگر زہر اندر داخل نہ کیا۔ صرف اتنا ہوا کہ سوریا کے دل کی دھڑکن بہت ہی مدھم ہو گئی اور اس کا سانس بھی بہت سست ہو گیا۔

مرقس نے لڑکے کی نبض دیکھی تو اسے دھڑکن کا کوئی احساس نہ ہوا وہ بڑا خوش ہوا۔ ناگ سے کہنے لگا۔

"میرے دوست! میں تمہارا کس طرح شکریہ ادا کروں؟"

ناگ نے کہا۔ "اس کی ضرورت نہیں۔ اب تم کل اسے سب لوگوں کے سامنے اٹھا کر موت کے کنوئیں میں رکھ آنا۔ جہاں اس کی بہن رخشی کی لاش کو گدھوں نے کھا لیا ہے اور اس کی ہڈیوں کا پنجر وہاں پڑا ہے۔"

مرقس بولا۔ "تم نے مجھے یہ بھی خوش خبری سنائی ہے کہ اس کی بہن کی لاش ہڈیوں کا پنجر بن چکی ہے۔"

"میں خود دیکھ کر آیا ہوں" ناگ نے کہا۔ "اب میں جاتا ہوں بس میں تمہارے بھائی کے احسان کا

بدلہ چکانے آیا تھا۔"

یہ کہہ کر ناگ وہاں سے رینگتا ہوا باہر نکل گیا۔

باہر آتے ہی وہ عقاب بن کر فضا میں بلند ہوا اور اڑتا ہوا رخشی کے پاس پہنچ گیا۔ اسے ساری کہانی سنائی اور کہا۔

"اب ہم کل سوریا کو کنوئیں میں سے اٹھا لائیں گے تم دونوں پھر اسی جگہ رہنا اور میں مرقس کو جا کر ختم کر دوں گا۔ پھر تم دونوں کو لوگوں کے سامنے پیش کر دوں گا کہ دیکھو ظالم مرقس نے ان دونوں کو زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی مگر قدرت نے انہیں بچا لیا۔"

رات انہوں نے وہیں باڑے میں گذاری۔ دوسرے دن جب کافی روشنی ہو گئی تھی ناگ عقاب بن کر موت کے کنوئیں کی طرف گیا۔ اس نے دیکھا کہ مرقس دوسرے محلے کے لوگوں اور رشتے داروں کے ساتھ لڑکے سوریا کی لاش کو موت کے کنوئیں میں اتار رہا تھا۔ ناگ وہیں سے پلٹ کر واپس رخشی کے پاس آ گیا۔ ایک گھنٹے کے بعد ناگ پھر موت کے کنوئیں پر گیا۔ اب وہاں کوئی نہیں تھا۔ کنوئیں کے اندر رخشی کے بھائی سوریا کی لاش پڑی تھی۔ ناگ نیچے کنوئیں کے اندر اتر گیا۔ انسانی شکل اختیار کی اور سوریا کو ہوش میں لے آیا۔ ہوش میں آتے ہی سوریا نے گھبراہٹ میں ادھر ادھر دیکھا اور پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں کہاں آ گیا ہوں؟"

ناگ نے اسے تسلی دی اور کہا۔

"تم بالکل ٹھیک ہو۔ میں تمہیں تمہاری بہن رخشی کے پاس لے جانے آیا ہوں۔ میرے ساتھ چلو۔"

سوریا بہن کا نام سن کر فوراً چبوترے پر سے اتر آیا۔ ناگ سیڑھیوں پر سے ہوتا اسے کنوئیں سے باہر لایا اور پھر ساتھ لے کر اس باڑے کی طرف چلا جہاں رخشی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ بہن بھائی نے ایک دوسرے کو دیکھا تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ناگ انسانی شکل میں تھا۔ ابھی تک ان میں سے کسی کو ناگ کی خفیہ طاقت کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ناگ انسان نہیں بلکہ ناگ دیوتا ہے۔ ناگ نے رخشی سے کہا۔

"ابھی تم دونوں کو اس وقت تک یہیں رہنا ہو گا۔ جب تک کہ میں تمہارے ظالم چچا کو اس کے انجام تک نہیں پہنچاتا۔ میں جاتا ہوں۔ گھبرانا بالکل نہیں اور اس باڑے کے باہر بھی نہیں نکلنا۔"

ناگ نے باڑے کا دروازہ بند کر دیا۔ باہر آ کر اس نے زمین میں موجود ایک سانپ کو بلا کر حکم دیا کہ وہ باڑے میں موجود بہن بھائی کی باہر حفاظت کرے۔ سانپ نے سر جھکا دیا اور کہا۔

"فکر نہ کریں ناگ دیوتا! ان کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا۔"

ناگ بولا۔ "مگر تم ان کے سامنے نہیں جاؤ گے۔ ٹھیک ہے!"

"ٹھیک ہے عظیم ناگ دیوتا!"

یہ کہہ کر سانپ ایک طرف ٹیلے کی اوٹ میں بیٹھ گیا اور باڑے کی نگرانی کرنے لگا۔ ناگ وہاں سے سیدھا مرقس کی حویلی کی چھت پر آ گیا۔ مرقس افریقہ کے جوگی سنیاسی سے باتیں کر رہا تھا۔ مرقس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ پریشان ہے۔ افریقی جوگی کی آواز آئی۔

"تم احمق ہو۔ وہ سانپ کسی جادوگر کی بدروح تھی جو تمہارے بھائی کی اولاد کا ہمدرد تھا اور جو سانپ کی شکل میں تمہارے پاس آیا اور لڑکے کو بے ہوش کر کے تمہیں بے وقوف بنا کر چلا گیا۔ میں کنوئیں میں دیکھ کر آ رہا ہوں۔ وہاں سوریا کی لاش نہیں ہے۔ اور اتنی جلدی گدھیں لاش کو ہڑپ نہیں کر سکتیں۔"

مرقس کی پریشان آواز سنائی دی۔

"یہ بہت برا ہوا۔ دیوتاؤں کا واسطہ کچھ کرو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جوگی! تم افریقہ کے سب سے بڑے جادوگر ہو۔ وہ
مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

پھر خاموشی چھا گئی۔

○

جوگی اور سانپ کی بدروح

○

جوگی بولا۔

"اگر تم مجھے جائیداد میں سے آدھا حصہ دے دو تو میں تمہیں سانپ کی بدروح سے بچا سکتا ہوں۔ نہیں تو تمہاری زندگی کا اب کوئی بھروسہ نہیں۔ سانپ کی بدروح دونوں بہن بھائی کو لے گئی ہے۔ اب وہ تم پر حملہ کرنے والا ہی ہے۔"

مرقس پہلے ہی خوف زدہ تھا۔ افریقی جوگی کی باتوں نے اسے اور زیادہ پریشان کر دیا۔ اس نے جوگی کے پاؤں پکڑ لئے اور کہا۔

"میں تمہیں آدھی جائیداد کا کاغذ ابھی لکھ دیتا ہوں مگر دیوتاؤں کا واسطہ ہے مجھے سانپ کی بدروح سے بچاؤ۔"

جوگی نے کہا۔ "ٹھیک ہے مجھے کاغذ لکھ کر دے دو۔"

مرقس نے اسی وقت کاغذ لکھ کر اور اپنا انگوٹھا لگا کر جوگی کو دے دیا۔ جوگی نے کاغذ سنبھال کر رکھ لیا اور مرقس سے کہا۔

"اب تم ایسا کرو کہ ابھی اس گھر سے نکل کر کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محفوظ جگہ پر چلے جاؤ۔"

مرقس بولا۔ "میں اپنے انگور کے باغوں میں چلا جاتا ہوں مگر وعدہ کرو کہ تم سانپ کی بدروح کو ہلاک کر کے اس کی لاش میرے پاس لاؤ گے۔ کیونکہ جب تک میں اس سانپ کی لاش نہیں دیکھ لوں گا مجھے چین نہیں آئے گا۔"

جوگی نے مرقس کو اطمینان دلایا کہ وہ بہت جلد سانپ بدروح کی لاش اس کے پاس لے کر آ جائے گا۔ مرقس اسی وقت اپنی شہروالی حویلی سے نکل کر انگوروں کے باغ والی کوٹھڑی میں جا کر چھپ گیا۔ جوگی نے حویلی کے اوپر والے کمرے میں ڈیرہ لگالیا۔ اسے یقین تھا کہ سانپ کی بدروح مرقس کی تلاش میں وہاں ضرور آئے گی۔ اس جوگی کے پاس ایک ایسا منتر تھا جس کو پڑھنے سے وہ کسی بھی زندہ چیز کو پتھر کا بت بنا سکتا تھا۔ یہ خاص منتر جوگی کو افریقہ کے ایک بڑے بوڑھے اور تجربہ کار جادوگر نے بتایا تھا اور تاکید کی تھی کہ اسے بہت ضرورت کے وقت استعمال میں لانا۔

دوسری طرف ناگ بھی رخشی اور سوریا کو اس کے ظالم چچا سے ان کا جائز حق دلانے کے لئے مرقس کی حویلی کی چھت پر پہنچ گیا تھا۔ جس وقت ناگ حویلی کی چھت پر پہنچا تو اس وقت مرقس وہاں سے جا چکا تھا اور صرف جوگی ہی وہاں پر کمرے میں تھا۔ ناگ سیڑھیاں اتر کر نیچے دوسری منزل کے دالان میں آ گیا۔ اسی دالان کے ایک کمرے میں جوگی بیٹھا سانپ کی بدروح کا انتظار کر رہا تھا۔ ناگ نے جوگی کی بو سونگھ لی مگر جوگی

سانپ ناگ کی بو نہ محسوس کر سکا۔ ناگ نے بند دروازے میں سے دیکھا کہ افریقہ کا جوگی کمرے میں فرش پر بیٹھا کوئی منتر پڑھ رہا تھا۔

ناگ سمجھ گیا کہ ان لوگوں پر سارا راز کھل گیا ہے اور اس جوگی نے مرقس کو کہیں بھگا دیا ہے اور خود اپنے جادو کے زور سے مقابلہ کرنے کے واسطے وہیں پر بیٹھا اس کی راہ دیکھ رہا ہے۔ ناگ ہوشیار ہو گیا۔ اس نے فوراً انسانی شکل بدلی اور دروازے پر دستک دی۔ جوگی کی اندر سے آواز آئی۔

"کون ہے باہر؟"

ناگ نے کہا۔ "مہاراج میں ہوں مرقس کا نوکر۔ ایک خاص پیغام لایا ہوں۔"

جوگی بولا۔ "دروازہ کھلا ہے اندر آ جاؤ۔"

ناگ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ سب سے پہلے اس افریقی جوگی سے نجات حاصل کرنی چاہئے تاکہ یہ کوئی حملہ نہ کر سکے۔ پھر مرقس کی خبر لی جائے گی۔ ناگ اس کے جادو سے آگاہ بھی تھا۔ اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر جوگی نے اپنے طلسم کے اثر سے اسے پہچان لیا تو وہ اسی وقت حملہ کر دے گا۔ چنانچہ ناگ نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"مہاراج! مالک نے کہا ہے کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ یہاں خطرہ ہے۔"

ناگ کو سامنے دیکھتے ہی جوگی نے محسوس کیا کہ یہ کوئی معمولی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انسان نہیں ہے۔ وہ پہلے ہی سے منتر پڑھ رہا تھا۔ ناگ نے بھی جوگی کی آنکھوں کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ یہ شخص اسے پہچان گیا ہے۔ ناگ نے پھنکار ماری اور سانپ کی شکل میں آتے ہی جوگی پر حملہ کر دیا۔ جوگی غافل نہیں بیٹھا تھا۔ جونہی ناگ نے حملہ کیا جوگی نے منتر پھونک دیا۔ اور خود اچھل کر پیچھے ہو گیا۔ منتر ایسا زبردست تھا کہ ناگ کا سانپ والا جسم وہیں پہلے تو سن ہو گیا اور اس کے بعد پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ جوگی نے سانپ کو لکڑی سے ہلایا۔ وہ پتھر بن چکا تھا۔ جوگی نے ایک زبردست قہقہہ لگایا اور ناگ سانپ کو اپنے تھیلے میں ڈالا اور مرقس کی طرف چل دیا۔ مرقس انگور کے باغ کی کوٹھڑی میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے جا کر سانپ پتھر بنا ہوا دکھایا تو اس نے سانپ کو فوراً پہچان لیا اور بولا۔

"یہی وہ سانپ ہے جو میرے پاس آیا تھا۔"

جوگی بولا۔ "دیکھ لو۔ میں نے اسے پتھر بنا دیا ہے۔ اب یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میں اسے ابھی دریا میں غرق کر دیتا ہوں۔ میرے ساتھ آؤ۔"

جوگی اور مرقس دریا پر گئے۔ جوگی نے ناگ سانپ کو دریا میں

پھینک دیا۔ اب مرقس کو اطمینان ہو گیا کہ اس کی زندگی محفوظ ہو گئی ہے۔ وہ واپس اپنی حویلی میں آ گیا۔ جوگی بھی اس کے ساتھ تھا۔ اس نے مرقس سے کہا۔

"میں تمہاری جائیداد کے فروخت ہونے کا انتظار نہیں کر سکتا۔ تم مجھے آدھی جائیداد کی رقم میرے حوالے کر دو تاکہ میں افریقہ چلا جاؤں۔"

مرقس بولا۔ "گھبراؤ نہیں۔ سب کچھ تمہاری مرضی کے مطابق ہو گا۔ مگر مجھے رقم اکٹھی کر لینے دو۔ دو چار دن اس کام میں لگ جائیں گے۔ تم اتنی دیر میرے پاس حویلی میں ہی رہو۔"

جوگی راضی ہو گیا۔

دوسری طرف باڑے میں رخشی اور سوریا دونوں بہن بھائی ناگ کا انتظار کر رہے تھے۔ جب ناگ کو دیر ہو گئی تو بھائی نے بہن سے کہا کہ ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہیے۔ ہو سکتا ہے ہمارا ہمدرد کسی مصیبت میں پھنس گیا ہو۔ مگر بڑی بہن سمجھ دار تھی۔ اس نے اسے کہا کہ ہمیں کچھ وقت اپنے ہمدرد کا انتظار کرنا ہو گا۔ چنانچہ وہ باڑے ہی میں رہے۔

جونہی ناگ کو دریا میں پھینکا گیا وہ پتھر ہونے کی وجہ سے دریا کی لہروں میں تیزی سے نہیں بہہ سکتا تھا۔ دریا کی تہہ میں ریت پر گرا تو سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگرچہ وہ پتھر کا بت بن چکا تھا مگر اس کی سوچنے سمجھنے کی طاقت ختم نہیں ہوئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ دونوں بہن بھائی اس کی راہ دیکھ رہے ہوں گے اور ہو سکتا ہے مرقس یا جوگی ان کے پاس پہنچ کر انہیں قتل کر ڈالیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ ادھر ادھر دیکھ بھی نہیں سکتا۔ صرف سامنے دیکھ سکتا تھا، مگر وہ ناگ دیوتا تھا۔ اس کے جسم سے اب بھی ایک خاص قسم کی خوشبو نکل رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک دریائی سانپ کی دم اس کے اوپر سے ہو کر گذر رہی ہے۔ ایک پانی کا سانپ ناگ کے اوپر سے پانی کی لہروں پر گذر رہا تھا۔ اچانک دریائی سانپ کو ناگ دیوتا کی خاص خوشبو محسوس ہوئی۔ وہ وہیں سے مڑا۔ وہ نیچے آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ناگ دیوتا پتھر کے بت کی شکل میں دریا کی تہہ میں پڑا ہے۔ اس نے ناگ دیوتا کو ادب سے سلام کیا اور پوچھا کہ وہ اس حالت میں کیسے پہنچا؟ ناگ نے بڑی کمزور آواز میں اسے ساری بات بیان کر دی۔

"جوگی کے طلسم کا مجھ پر اثر ہو گیا ہے۔ میں جانتا ہوں تم مجھے اس طلسم سے نجات نہیں دلا سکتے۔ مگر میرا ایک کام کرو۔"

"حکم کریں عظیم ناگ!"

دریائی سانپ نے تعظیم کے ساتھ کہا۔ ناگ بولا۔

"یہاں سے دور صحرا میں ٹیلوں کے درمیان ایک باڑہ ہے۔ وہاں دونوں بہن بھائی رخشی اور سوریا میری راہ دیکھ رہے ہیں۔ ان کے پاس جا کر انہیں اپنی حفاظت میں لے لو اور ظالم مرقس اور جوگی کو ہلاک کر کے دونوں بہن بھائی کو ان کا جائز حق

دلاؤ۔"

دریائی سانپ نے کہا۔ "ایسا ہی ہو گا ناگ دیوتا۔ مجھے دونوں بہن بھائیوں کی شکل بتا دیں۔"

ناگ نے سانپوں کی زبان میں دریائی سانپ کو رخشی اور سوریا کا حلیہ بیان کر دیا۔ دریائی سانپ اسی وقت دریا سے نکلا اور صحرائی باڑے کی طرف روانہ ہو گیا۔ جس وقت وہ باڑے میں پہنچا۔ شام ہو رہی تھی۔ رخشی اور سوریا کوٹھڑی کے باہر ایک درخت کے گرے ہوئے تنے پر بیٹھے پریشانی کے عالم میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ پریشان تھے، کیونکہ ناگ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ دریائی سانپ نے انہیں فوراً پہچان لیا۔ وہ ان کے قریب آگیا۔ ناگ دیوتا نے دریائی سانپ کو اتنی طاقت دے دی تھی کہ وہ انسانی زبان میں بات کر سکتا تھا۔ سانپ کو دیکھ کر رخشی اور سوریا ڈر کر بھاگے تو دریائی سانپ نے وہیں سے آواز دی۔

"رخشی سوریا۔ بھاگو نہیں۔ میں تمہارے ہمدرد دوست ناگ دیوتا کا خاص پیغام لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔"

ایک سانپ کو انسان کی طرح باتیں کرتا دیکھ کر رخشی اور سوریا وہیں رک گئے۔

دریائی سانپ نے کہا۔

"میں بھی تمہارا ہمدرد ہوں۔ مجھ سے گھبراؤ نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں تمہاری مدد کرنے آیا ہوں۔ مجھے ناگ دیوتا نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔"

رخشی نے تعجب سے پوچھا۔ "یہ ناگ دیوتا کون ہے؟ ہم کسی ناگ دیوتا کو نہیں جانتے۔ تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

دریائی سانپ نے کہا۔

"نادان انسانو! تمہیں کیا پتہ کہ جو نوجوان تمہیں موت کے کنوئیں سے نکال کر یہاں لایا تھا وہی ناگ دیوتا تھا۔ اس کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ انسان کی شکل میں آ سکتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے اس پر جوگی کا طلسم چل گیا اور وہ پتھر بن کر دریا میں پڑا ہے۔ مگر وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔ اسی نے مجھے تمہارے پاس تمہاری حفاظت کے لئے بھیجا ہے کہ تم پریشان نہ ہو۔"

اب رخشی اور سوریا کو پتہ چلا کہ جس نوجوان کو وہ معمولی آدمی سمجھ رہے تھے وہ تو دراصل میں سانپوں کا دیوتا ناگ تھا اور ان کے پاس انسانی شکل میں آیا تھا۔ دریائی سانپ رخشی اور سوریا کے قریب آ گیا اور بولا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں ابھی تمہارے چچا سے تمہاری جائیداد کا حق حاصل کر کے واپس آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر دریائی سانپ سیدھا رخشی اور سوریا کے چچا کی حویلی میں جا پہنچا۔ وہ بڑے مزے سے گہری نیند سو رہا تھا۔ دریائی سانپ نے جاتے ہی اسے ڈس دیا۔ ظالم چچا وہیں مر گیا۔ وہاں سے دریائی سانپ رخشی اور سوریا کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ اس نے ان کے چچا کا کام تمام کر دیا ہے۔ اب وہ اس کے ساتھ چلیں اور اپنی جائیداد سنبھالیں پہلے تو رخشی اور سوریا کو یقین نہ آیا۔ لیکن جب انہوں نے حویلی میں جا کر دیکھا کہ لوگ مرقس چچا کی لاش کو جلانے لے جا رہے ہیں تو انہیں یقین آ گیا۔ لوگوں نے دونوں بہن بھائیوں کو دیکھا تو بڑے خوش ہوئے۔

ایک بزرگ نے دونوں کو بلا کر کہا۔

"بچو! اب تمہاری جائیداد سنبھالنے والا تم دونوں کے سوا اور کوئی زندہ نہیں رہا۔ بہتر یہی ہے کہ تم اب اپنی جائیداد پر قبضہ کر کے یہاں رہو اور جس بزرگ کو چاہو اپنا سرپرست بنالو۔"

دوسرے دن دونوں بہن بھائیوں کو ان کی جائیداد واپس مل گئی۔

دونوں بہن بھائیوں کو ان کا حق واپس دلانے کے بعد دریائی سانپ سیدھا دریا کے اندر ناگ کے پاس پہنچا اور اسے خوش خبری سنائی کہ بہن بھائی کو ان کا جائز حق واپس دلا دیا گیا ہے۔ ناگ نے دریائی سانپ کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اب تم ایسا کرو کہ مجھے دریا میں سے کہیں سے سیاہ مرجان کا موتی لا دو۔ صرف سیاہ مرجان کا موتی ہی مجھے اس طلسم سے نجات دلا سکے گا۔"

دریائی سانپ نے اسی وقت دریا میں غوطہ لگا گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے منہ میں سیاہ مرجان کا موتی تھا۔ اس نے موتی ناگ کے سامنے پیش کر دیا۔ ناگ نے کہا۔

"موتی کو میرے جسم کے ساتھ تین بار رگڑو۔"

دریائی سانپ نے ایسا ہی کیا۔ تیسری بار موتی رگڑنے سے ناگ غائب ہو گیا۔ دریائی سانپ دیکھتا ہی رہ گیا۔ سمجھ گیا کہ ناگ دیوتا کو اس کی طاقت واپس مل گئی ہے۔ وہ خوش ہو کر اپنی راہ چل دیا۔

ناگ کو ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ انسانی شکل میں ہے اور ایک شہر کی سڑک کے کنارے درخت کے نیچے بیٹھا ہے۔ اس نے غور سے ادھر ادھر دیکھا۔ یہ کوئی ماڈرن شہر تھا۔ سڑک پر ویگنیں، بسیں اور ٹریفک جا رہی تھی۔ رات کا وقت تھا۔ سڑک کنارے اور کوٹھیوں میں بجلی کی روشنی ہو رہی تھی۔ ناگ اس کے پہلے ماڈرن زمانے کے شہروں میں آ چکا تھا۔ سمجھ گیا کہ جادو کے اثر نے ختم ہونے کے بعد اسے اس شہر میں لا پھینکا ہے۔ وہ اٹھ کر سڑک پر آ گیا۔ ایک آدمی سے اس نے پوچھا۔

"بھائی یہ کونسا شہر ہے؟"

اس آدمی نے سر سے پاؤں تک ناگ کو دیکھا اور بولا۔

"عجیب آدمی ہو۔ لاہور شہر میں آ کر بھی پوچھ رہے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے۔"

اتنا کہہ کر وہ آدمی ہنستا ہوا آگے چل دیا۔ اچھا تو میں لاہور شہر میں آ گیا ہوں۔ ناگ نے اپنے آپ سے کہا اور سب سے پہلے فضا کو سونگھا۔ اچانک اسے ماریا کی خوشبو کا احساس ہوا۔ وہ بڑا خوش ہوا۔ اس کا مطلب تھا کہ ماریا بھی کسی نہ کسی طرح اس شہر میں پہنچ چکی ہے۔ سوائے ماریا کے فضا میں جولی سانگ، کیٹی، تھیو سانگ اور عنبر کی خوشبو نہیں تھی۔ ناگ ماریا کی خوشبو کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

ماریا کی خوشبو ناگ کو گوروں کے قبرستان کے اندر لے گئی۔ عین اس وقت ماریا نے بھی ناگ کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا اور وہ قبروں سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ قبرستان کے دروازے سے تھوڑی دور اس نے ناگ کو دیکھا تو ہوا میں غوطہ لگا کر اس کے پاس آ گئی۔

"ناگ بھیا!"

ماریا کی آواز سن کر ناگ کو بے حد خوشی ہوئی۔ کہنے لگا۔

"خدا کا شکر ہے کہ مجھے کوئی تو اپنا ساتھی ملا یہ بتاؤ کہ عنبر، تھیو سانگ، کیٹی، جولی سانگ کا کچھ پتہ ہے کہ وہ کہاں ہیں؟"

ماریا نے کہا۔ "ان کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں تو تمہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھوپڑیوں والے درخت پر ان کے پاس چھوڑ آئی تھی۔"

ناگ بولا۔ "کیٹی تو تم سے پہلے جادوگر کے قبضے میں چلی گئی تھی پھر میں اس کی تلاش میں غار میں داخل ہوا تو جادوگر کے طلسم سے پتھر بنا کر دریا میں پھینک دیا گیا۔"

ماریا نے کہا۔ "تھیوسانگ اور جولی سانگ پیچھے رہ گئے تھے۔ میرا خیال ہے وہ بھی ہماری تلاش میں کسی ملک میں بھٹکتے پھر رہے ہوں گے۔"

ناگ بولا۔ "کبھی نہ کبھی تو ان سے ملاقات ضرور ہو گی تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں قبرستان میں کیوں آ گئی ہو؟"

ماریا نے کہا۔ "تم جانتے ہی ہو۔ قبرستانوں میں ہمارے لئے بڑے اسرار ہوتے ہیں اور چونکہ ہمارا تعلق ماضی سے ہے اس لئے اسی جگہ آپس میں ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جیسے کہ اب تم مجھے مل گئے ہو۔"

"یہ تو تم نے بالکل ٹھیک کہا۔"

اس کے بعد ناگ نے ماریا کو اپنی کہانی سنائی اور ماریا نے اسے وہ تمام واقعات بیان کئے جو اس کے ساتھ گذرے تھے۔ ناگ کہنے لگا۔

"لاہور بڑی دیر کے بعد آئے ہیں۔ چلو ذرا شہر کی سیر کریں۔ اس وقت روشنیاں بھی بڑی جگ مگا رہی ہیں

ہم تو جن تاریخی پرانے شہروں میں پھرا کرتے ہیں وہاں تو اتنی روشنیاں کبھی دیکھنے میں نہیں آئیں۔"

ماریا نے کہا۔ "چلو اس وقت لاہور کی مال روڈ کی سیر کرتے ہیں۔"

ناگ نے ماریا کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

"تم بھول گئی ہو۔ یہ پاکستان ہے۔ اور اب مال روڈ کا نام اس ملک کے بنانے والے اور مسلمانوں کے بہت بڑے لیڈر قائداعظم محمد علی جناح کے نام پر شاہراہ قائداعظم رکھ دیا گیا ہے۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ زندہ قومیں اپنے عظیم لیڈروں کو اسی طرح یاد رکھتی ہیں۔ تو پھر چلو شاہراہ قائداعظم کی سیر کرتے ہیں۔"

ماریا کے اتنا کہنے پر ناگ بولا۔

"مگر اب تو لاہور بہت بڑا شہر بن گیا ہے۔ یہاں شاہراہ قائداعظم کے علاوہ گلبرگ اور لبرٹی مارکیٹ بھی بن چکی ہے جہاں رات کے وقت بہت رونق ہوتی ہے آؤ لبرٹی مارکیٹ چلتے ہیں۔ مجھے اس کے راستے کا تو پتہ ہے مگر ہم کوئی ٹیکسی لے لیتے ہیں۔ لاہور شہر میں ٹیکسی کی سیر کئے بہت دیر ہو گئی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ سڑک کے کنارے فٹ پاتھ پر آ کھڑے ہو گئے۔ ماریا غیبی حالت میں ناگ کے ساتھ کھڑی تھی۔ ناگ انسانی شکل میں تھا۔ ایک خالی ٹیکسی کو اس نے ہاتھ دیا تو وہ رک گئی۔ ماریا نے آہستہ سے پوچھا۔

"تمہارے پاس اس ملک کی کرنسی ہے؟ میرا مطلب ہے یہاں روپیہ چلتا ہے۔"

ناگ نے کہا۔ "کیا تم بھول گئی ہو کہ میں ناگ دیوتا ہوں۔ زمین کے اندر کے سارے خزانوں کا مجھے علم ہے۔ میں جس ملک میں جاتا ہوں میرے پاس کوئی ہیرا یا قیمتی موتی ضرور ہوتا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔"

ناگ ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے صرف ناگ کو دیکھا۔ ماریا کو وہ دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس نے پوچھا۔

"کدھر جائیں گے بابو جی؟"

ناگ نے لبرٹی مارکیٹ چلنے کو کہا۔ ٹیکسی لبرٹی مارکیٹ کی طرف روانہ ہو گئی۔ ماریا دونوں جانب سڑک اور عمارتوں کی روشنیاں دیکھ کر بڑی خوش ہو رہی تھی۔ وہ یہ بھول ہی گئی کہ ان کے ساتھ ٹیکسی میں ایک ڈرائیور بھی بیٹھا ہے۔ اس نے بے اختیار کہہ دیا۔ "ناگ! یہ روشنیاں کتنی خوبصورت ہیں۔"

ڈرائیور نے ایک عورت کی آواز سنی تو وہ بڑا حیران ہوا کہ ٹیکسی میں تو صرف ایک آدمی سوار ہوا تھا پھر یہ عورت کہاں سے آ گئی؟ اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ اسے پچھلی سیٹ پر کوئی عورت دکھائی نہ دی۔ اب وہ اس بات پر پریشان ہوا کہ اگر پیچھے کوئی عورت نہیں بیٹھی ہوئی ہے تو پھر عورت کی آواز کہاں سے آ گئی تھی؟ ناگ نے سانپوں کی زبان میں منہ سے دو تین ہلکی ہلکی سی سی کی آوازیں نکال کر ماریا کو بولنے سے منع کیا۔ ماریا اور اس کے دوسرے ساتھی سانپوں کی بولی سمجھ لیتے تھے۔ یہ بولی ناگ نے انہیں بتا رکھی تھی تاکہ موقع پر کام آ سکے۔ جب ٹیکسی لبرٹی پہنچ کر رکی تو ناگ نے ڈرائیور سے پوچھا۔ "کتنے پیسے ہوئے بھائی؟"

ڈرائیور نے میٹر دیکھ کر کہا۔ "دس روپے پچاس پیسے۔"

ناگ نے جیب سے ایک بڑا ہی قیمتی موتی نکال کر ڈرائیور کو دکھایا اور کہا۔ "بھائی اس وقت میرے پاس یہ موتی ہی ہے۔ یہ لے لو۔"

ڈرائیور کو سخت غصہ آ گیا۔ کہنے لگا۔

"تم پاگل ہو گیا؟ میں یہ دو کوڑی کا نقلی موتی لے کر کیا کروں گا۔ مجھے دس روپے پچاس پیسے دو نہیں تو ابھی پولیس کو بلاتا ہوں۔"

ناگ نے کہا۔ "بھائی یہ موتی لے لو۔ تمہاری باقی کی زندگی بڑے آرام سے کٹے گی۔ اس موتی کو بیچ کر تم اس قسم کی کتنی ہی ٹیکسیاں خرید سکو گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈرائیور ذرا تیز مزاج آدمی تھا۔ اس نے سمجھا کہ یہ شخص کوئی فراڈیا ہے اس نے ناگ کو گریبان سے پکڑ لیا اور دو تین دھکے دے کر کہا۔

"چلو تھانے میرے ساتھ"

اب ناگ کو غصہ آ گیا۔ اس نے اسی وقت اپنی شکل بدلی اور اب ڈرائیور نے دیکھا کہ اس نے ایک سیاہ سانپ کو گردن سے پکڑ رکھا ہے جو پھن کھولے زور زور سے پھنکاریں مار رہا ہے۔ ڈرائیور نے ایک چیخ ماری اور دہشت کے مارے وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ناگ نے دوسرے ہی لمحے انسانی شکل اختیار کی اور قیمتی موتی ڈرائیور کی واسکٹ کی جیب میں ڈال دیا۔

ماریا ہنس رہی تھی۔ "یہ تم نے کیا کیا؟" ناگ نے کہا۔

"آخر میں بھی انسان ہوں۔ مجھے غصہ آ گیا تھا۔ مگر میں نے اسے موتی دے کر اتنی دولت سے مالا مال کر دیا ہے کہ اس کی آنے والی نسلیں عیش و آرام کی زندگی بسر کریں گی۔"

وہ لبرٹی مارکیٹ میں داخل ہو گئے۔ دکانوں میں بے حد روشنیاں ہو رہی تھیں۔ گاڑیوں کی قطاریں کھڑی تھیں۔ زرق برق کپڑوں والی عورتیں اور مرد دکانوں کے اندر خرید و فروخت کر رہے تھے۔ اچانک وہاں فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ عورتیں بچے چیخیں مارتے گاڑیوں کی طرف بھاگے۔ کسی نے کہا۔

"ڈاکو ایک لڑکی کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔"

ناگ نے ماریا سے کہا۔ "ماریا ہمیں اس لڑکی کو بچانا چاہئے۔"

"ضرور۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

ناگ انسانی شکل میں ہی اس طرف دوڑ پڑا جس طرف گولیاں چل رہی تھیں۔ اس نے دیکھا کہ ڈاکو قسم کے آدمی ایک ریشمی کپڑوں اور کٹے ہوئے بالوں والی لڑکی کو گھسیٹ کر کار میں ڈال رہے ہیں۔ دو ڈاکو ہوا میں کلاشن کوف سے فائرنگ کر رہے تھے جس سے سارے علاقے میں دہشت پھیل گئی تھی اور مارکیٹ خالی ہو گئی تھی۔ ناگ بھاگ کر گاڑی کے سامنے آ گیا۔ اس نے چلا کر کہا۔

"اس بے گناہ لڑکی کو چھوڑ دو۔"

ڈاکوؤں نے بڑی حیرانی سے ناگ کی طرف دیکھا۔ کہ یہ کیسا پاگل آدمی ہے جو خالی ہاتھ کلاشن کوف کی فائرنگ کے سامنے آ گیا ہے۔ ایک ڈاکو نے کہا۔ "کوئی پاگل ہے۔" لڑکی چیخیں مار رہی تھی۔ ڈاکوؤں نے لڑکی کو گاڑی میں ڈالا اور گاڑی کو سٹارٹ کر دیا۔ اب ناگ آگے کھڑا تھا۔ اس نے ایک بار پھر کہا۔

"میں تمہیں آخری بار خبردار کرتا ہوں۔ اس بے گناہ لڑکی کو چھوڑ دو۔"

"اوئے اس کو اڑا دے گولی مار کر۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ایک ڈاکو کھڑکی میں سے کلاشن کوف باہر نکال کر ناگ پر فائر کرنے ہی لگا تھا کہ ماریا نے اس کی کلاشن کوف اس کے ہاتھ سے چھین لی۔ کلاشن کوف ماریا کے ہاتھوں میں آتے ہی غائب ہو گئی۔ ڈاکو تو حیران پریشان ہو گیا کہ اس کی کلاشن کوف کہاں چلی گئی۔ لڑکی چیخ رہی تھی۔ ایک ڈاکو نے کہا۔

"یہاں سے نکل چلو۔"

گاڑی ایک دم سٹارٹ ہو کر مارکیٹ کی سڑک پر پوری سپیڈ سے دوڑنے لگی۔ ناگ اچھل کر گاڑی کی چھت پر آ گیا مگر اب وہ انسانی شکل میں نہیں بلکہ ایک سانپ کی شکل میں تھا۔ ماریا اس کے اوپر ہوا میں گاڑی کے ساتھ ساتھ اڑتی جا رہی تھی۔ اندر لڑکی کے منہ پر سکاچ ٹیپ لگا کر ڈاکوؤں نے بند کر دیا تھا۔ ایک ڈاکو نے دوسرے سے کہا۔

"کلاشن کوف کیوں گرا دی تم نے؟"

دوسرا ڈاکو بولا۔ "میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کلاشن کوف گرائی نہیں۔ کسی نے میرے ہاتھ سے چھینی تھی۔" اس پر دوسرے ڈاکو اسے مذاق کرنے لگے کہ وہ پاگل ہو گیا ہے۔ وہاں دوسرا کوئی نہیں تھا جو اس کی کلاشن کوف چھینتا۔ "پیچھے پولیس تو نہیں لگی؟" ایک ڈاکو نے پیچھے دیکھ کر کہا۔ "سڑک خالی ہے" دوسرا بولا۔ انہوں نے لڑکی کو دبوچ رکھا تھا۔ گاڑی نہر کنارے ذرا خالی علاقے میں آئی تو انہوں نے گاڑی کھڑی کر دی۔

"یہاں اس کو قتل کر دو۔ اس سے اچھی جگہ اور کوئی نہیں ہو گی۔ لاش نہر میں پھینک دیں گے۔"

ماریا اور ناگ نے یہ سنا تو ایک دم ہوشیار ہو گئے۔

○

باقی کہانی نمبر 186 میں پڑھئے۔

اے حمید

لاہور

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام عبدالسلام پرنٹر اور پبلشر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا کمپنی
اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا
۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

PDFBOOKSFREE.PK